بعون حکمت بالغہ حکیم مطلق و رحمت کاملہ خالق نسخہ
نوشدارو
طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس حلیم احکم الحاکمین زیب عنوان ہی وہ برای رفاہ عمو
پروردگان قدرت ہر لحظہ ذریعہ تازہ اور بہر حیات ایجاد کردگان
صنعت ہر ساعت وسائل بی اندازہ پیدا کرتا ہی نظم نہ جست و جوی او
دشمن و دوست + غبار کوی او ہر مغز و ہر پوست + بہر محفل ارو
صد قال و قیل ست + زہر مفہوم بر ذاتش دلیل است + ازو
خواہد مدد سلطان و درویش + ازو جوید خبر بیگانہ و خویش + بیان
حیران تعداد صفاتش + خرد گم کردہ راہ کنہ ذاتش + او

درود و تحیات ہادی راہ صلوات نعت بیان ہی اوسکی ذات نتیجہ ترتیب
مقدمات ملکوت اور ظہور واسطہ انتظام معاملات ناسوت ہیے

ابیات

بہار بوستان فیض سرمد + جہان را علت غائی محمد + جہین فرما
فلک دربارگاہش تجلو تخانہ قدس ست راہش + مولف

اوس مسیحای زمانہ کی ولا + ہی بلاشک درد عصیان کی دوا +
اوسکی کوچے مین شفا دارو فروش + اوسکی دارو سی اثر حلقہ بگوش +
پای گردہ آلوی فیض حضور + ہو تپ صفراوی خورشید دور +
نشتر تدبیر سی گر کام لی + خون سودای شب یلدا بہی + ہین اوسی کی
ذات پر نازان مدام + امہات ارواح ارکان صبح و شام + اوسکی
لطف عام کی ہو مدح کیا + چار عنصر کو موافق کر دیا +

جاہل اوسکی لطف سے سقراط ہو ٭ طفلِ مکتب روکشِ بقراط ہو ٭ اور صلوۃ نامحدود
سلام امامِ برحق رونقِ زبان ہے اوسکی طبعِ نفیس کا شہرہ عالمِ سفلی سے
ملاءِ اعلی تک پہنچا اور ساکنانِ روی زمین نے اوسکی اطاعت کا حلقہ
آویزۂ گوشِ ہوش کیا رباعی تا حسن آسایش جانم باشد
وصفش آرایشِ بیانم باشد ٭ پیوستہ بنامِ پاکِ حیدر گردد ٭ تا قوتِ
گردش بزبانم باشد ٭ بعدِ حمدِ پروردگار و نعتِ سید ابرار صلی اللہ علیہ
آلہ و اصحابہ راقم آثم مدّ فصولِ کتابِ جہان حرفِ ایدِ دفترِ زمان مربع
نشینِ چاربالشِ گمنامی آقا حسن نامی عرف میرن
رضوی احسن اللہ بلطفہ الخفی والجلی نمکخوارِ قدیمِ سرکار
فیض آثار پیشوای راجگانِ ذی وقار سرگروہ رئیسان
نامدار زینت بخش وسادۂ عزت و اقبال صدر آرای ایوانِ حشمت

شوا جلال حاوی مکارمِ اخلاق یگانۂ دوران و آفاق مجمعِ محاسن و مروت مصدرِ محامد و فتوت سخن رس نکتہ شناس محکم اساس آنریبل اسسٹنٹ مجسٹریٹ و الی بلرامپور بل آرام پور و تلسی پور وغیرہ جناب مہاراجہ ہزہائی نس دی آنریبل سر دگبجی سنگہ بہادر کی سی ایس آئی تخلص راجہ خلد اللہ ظلالہ علی مفارق الانام و بقیہ جلالہ الی یوم القیام جنکی جرأت و سخاوت و عدل و داد و کام بخشی و غریب پروری مشہور دہر و یار ہے تہذیبِ اخلاق تدبیرِ منازل سیاستِ مدن آفتابِ نصف النہار ہو ورنہ قدر شناسی و مرتبہ دانی ابنائے روزگار و اربابِ اختیار ظاہر ہے بخدائے لایزال اس جزو زمان میں کہ علمِ ادب کا نام اور فضل و ہنر کا نشان باقی نہیں رہا اگر بالفرض و التسلیم معلمِ اول دکانِ حکمت بازکرے اوسکے متاعِ علم کو

کوئی ہیم جو جہل دیکی نہ لیگا بجز درگاہِ افاضت پناہِ مہاراجہ بہادر موصوف
کوئی ملجا جسّے چشمِ حصول نقد مرام و امیدِ نیل گوہرِ کام ہو نہیں ملا
بخدمتِ حلی بندانِ معانی پرتاب و جلا بخشانِ مضامینِ شاداب
زلہ خوارانِ مائدہ انعاماتِ یزدانی و خوشہ چینانِ خرمنِ عطیاتِ
سبحانی ملتمس ہے کہ ایک دن بحضورئی نیّرِ صاحبزادہ بلند اقبال
دریا نوال شیرِ بیشۂ شجاعت نہنگِ بحرِ جلادت دوحۂ باغِ ریاست
ثمرۂ شجرۂ ابہت نیّرِ برجِ کامگاری اخترِ اوجِ بختیاری چراغِ دودمان
ارجمندی شمعِ شبستانِ ہمت بلندی مجمعِ خصائصِ حمیدہ مبدءِ اخلاقِ
پسندیدہ سعید ابن سعید خلف الرشید مہاراجہ بہادر محتشم الیہ مہاراج کمار بہادر
جنگ بہادر سنگہ صاحب ادام اللہ ظلِ دولتہ فی الزمان و حرسہ عن
نوائب الدوران کو مہاراجہ بہادر نے ایک قطعہ کاغذ بدستِ مبارک کے

عنایت فرمایا اوسمین کیفیت انضباط اوقات تحریر تھی کہ صبح سے

یہ کام کرنے چاہییں اور چند کلمات نصیحت آمیز زبان صدق بیان سے

ارشاد کیے مہیا صاحب ممدوح نے وہ کاغذ لیکے آداب بجالایا اور کلمات

بگوش ہوش سنکے تسلیم کی نام خدا کیا با جاہ و جلال و عز و شان ہیں تیزی

زرم خوبی بزم شان جمال حسن سیرت طرز حکومت وفور اخلاق کثرت

عفو جودت طبع دور اندیشی فہم طریق سیاست میں مثل والد سمو المکان

ہیں گو ابھی ایام شباب ہیں مگر مانند مہاراج انضباط اوقات کا بہت

خیال ہے پابند وقت خور و خواب ہیں وہی بگھیری وہی سواری

ترکی و تازی وہی صید افگنی وہی بندوق اندازی اوسی طرح

راحت رسانی خلایق مد نظر ذات فرخندہ صفات ہے رفاہ حال رعایا

و برایا کی فکر دن رات ہے گو ہر چیز کا شوق ہے خدا نے سب کچھ مہیا کیا ہے

خصوص علم و ہنر سے رغبت سوا ہی ہندی فارسی انگریزی مین قوت
بہم پہنچائی ہی باوجود شوقِ دلی اس بارے مین مہاراج کی بہی بہت
تاکید رہتی ہے ابیات سعادت گوہر گنجینہ او + لیاقت صورت آئینہ
او + مروت رنگِ گلزارِ صفاتش + فتوت جوہرِ شمشیرِ ذاتش + ادا
حسنی کہ محوِ پیکرِ اوست + حیا آبیکہ وقفِ گوہرِ اوست + کفش دست سخا
را دست گاہی + نگاہش فرقِ ہمت را کلاہی + آدم بر سر مطلب او سوقت
مہاراج کا سمجہانا اور بہیا صاحب کا بدل سماعت کرنا دیکہکے
دل باغ باغ ہوا اس نمکخوارِ دیرینہ نے چاہا کہ کوئی پندنامہ بطرزِ جدید
لکہکے بہیا صاحب کی خدمت مین گذرانی مگر بسبب ترتیب قیاس احسن التواریخ
سوانح عمری آفاقی باکمال یعنے مہاراجہ بہادر نیک خصال یہ امر آج تک
توجہ سے فعل مین نہ آیا اب جلد چہارم کتاب مذکور کے ضمن مین چند سطور

مشعرِ مواعظ و نصائح متقدمین یعنی اقوالِ حکمائی اشراقین و مشائین نکاتِ عاقلانِ زمان و لطائفِ ظریفانِ جہان اشاراتِ دل آگاہ و کلمات اہل اللہ مع حکایاتِ متفرقات برائی نذر بہیا صاحب موصوف لکہکے صحیفہ جنگ بہادری اس رسالہ کا نام رکہا شاید یہ ہدیۂ مختصر مقبولِ نظرِ رافت و عاطفت ہو اور کوئی حرف پسندِ خاطرِ صفا ذخائر نہو

بتقدیرِ سہو و خطا متمنی لطف و عطا واللہ الموفق بالصدق والصواب والیہ المرجع والمآب **فایدہ** جمیع مخلوق عقل سے محتاج ہین اور عقل کو تجربہ کی ضرورت ہی کہ تجربہ آئینۂ عقل سے ہے اوسمین نیکی بدی کی صورتین دکھائی دیتی ہین اور تجربہ سیاحی سی متعلق ہے اور سیاحی کے لئی زمانۂ دراز و فراغتِ تام چاہئی بس حکمائی متقدمین کی کلام پیشِ نظر رکہنی سے بہر و رِ زمان تجربۂ کلی حاصل ہوتا ہی کتبِ حکمت دیکہنا باعث

حصولِ ادب و قوتِ نفسِ ناطقہ ہی عقل وہ نردبان ہی جسکے ذریعہ سے
ایوانِ درجاتِ عالیہ دوجہانی تک رسائی ہوتی ہی اور وہ شمع ہی جسکے
پرتوِ دلفروز سی جمالِ شاہدِ مقصودِ دوعالم دکھائی دیتا ہی رباعی ع
از رہ چشم عقل بیناست + دل قطرۂ خون و عقل دریاست + عقلست چو
محرم الہی + از عقل بخواہ ہرچہ خواہی + عقل با ادب مثل درخت بامیوہ سے ہی
اور عقلِ بی ادب مانندِ شجرِ بے میوہ اور حکمت وہ درخت ہی جو دلمین پیدا
ہوتا ہی اور اوسکا میوہ زبان پر ظاہر ہوتا ہی بہر حال حکمت سی عقل کی
اصلاح کری کہ خدا تعالی کے نزدیک کوئی چیز عقل سے بہتر نہین ہے
اور عقل اوس انسان کی کامل ہی جسمین یہ دس صفتین ہون ایک یہ کہ
آدمی اوس سے ایمن ہون اور رہنما اوس سے توقع رکھین دوسری یہ کہ
اپنا مال زیادہ راہِ خدا مین دی تیسری یہ کہ فروتنی کو بہت دوست رکھے

چوتھی یہ کہ پانی اور پوچھنے سی ملول نہو پانچوین یہ کہ حاجتمند ونکو محروم نہ پھیرے چھٹی یہ کہ اور ونکی تھوڑی چیزدی ہوئی بہت جانی اور اگر آپ کسی کو بہت دی کم جانی ساتوین یہ کہ ہر لحظہ و ہر ساعت یادِ الٰہی مین رہی آٹھوین یہ کہ تمام بندگان خدا کو اپنی ذات سی بہتر جانی اور اپنی زبان نامہت سی بچائی نوین یہ کہ جو امر پیش آی حقتعالی سے رجوع کرکر اور سجدہ شکر بجالای دسوین یہ کہ بہرحال صبر کو ہاتہ سی ندیے نظم

بود صبر بارِ درختِ کمال + ز بیصبری آید بسی اختلال + بود ہست آن شخص را عزم و رای + کہ چون خس نہ ہر موج جنبد ز جای + بہر کار اندیشہ لازم ست + ز اندیشہ بیخ خرد قایم ست + ضرورست بر مرد صاحب خرد + کہ پیوستہ از صبر جوید مدد + ز بیصبری آید زیانہا پدید + شود از تانی عمل رو سفید نصیحت رئیس کو چاہئی کہ ہر کام مین فرمان در ضائی

خدا کا جو یار ہی گو خلق ناخوش ہوا ور جو کام براے خدا کری اوسمین آدمیون
کی سرزنش کا اندیشہ نکریے اور کوئی حق حقوقِ واجبہ سے ترک نکری کہ
دولت واقبال کی زیادتی ہو حکایت نصیر ابن احمد سامانی ایکدن شکار کو
جاتا تہا ایک کتّا بہی ساتہ تہا قضارا گورستانکی طرف گذر ہوا وہان
ایک مجنون کو دیکہکے کہا ای دیوانی یہ کتّا بہتر ہے یا تو اوسنی جوابدیا کہ
کتّا ہرگز نافرمانی خدا نہین کرتا اگر مین اور تو فرمان بر ہین اس کتی سے
بہتر ہین اور اگر نافرمانی کرتے ہین تو کتّا ہمسے بہتر شرف رکہتا ہے
ایک بزرگ کا قول ہی کہ کتّے مین ایسی دس خصلتین ہین اگر اوسمین
آدمی مین ایک بہی ہو مرتبہ کمال کو پہنچے اوّل گرسنگی یہ ادبِ صالحان
ہی دوم بیمکانی یہ علامت متوکلان ہی سوم شب بیداری یہ عادت
محبانِ خدا ہی چہارم بیجا بگی یہ صفتِ آزادگان ہے پنجم محبتِ مالک باوجود

جور و جفا یہ خصلتِ مردان ہی ششم صاف دلی یعنی عدمِ کینہ وری یہ خاصہ اہل تسلیم ہے ہفتم ہنگامِ دخلِ غیر مکان گذاری یہ خوبی صاحبانِ رضا ہے ہشتم قناعت بجای ننگ یہ نشانِ متواضعان ہے نہم انتظارِ لقمہ یہ تیز مجردان ہے دہم بہوک پیاس مین بیتاب نہونا طریقہ صابران ہے موعظہ فرمان رواکی ذات مین عدل و سیاست و لطف و سخاوت و شجاعت ضرور چاہیے عدالت سی غرض یہ ہی کہ میزانِ انصاف مین سبکو برابر تولی کہ عدالت زمین مین ترازوی خداتعالی ہے اوسی حق و باطل جدا ہوتا ہی ابیات بشرط عدل بود پادشاہ ظل اللہ + بخلق از طرفِ حق وکیل باشد شاہ + عدم ہستی آن شاہ صد شرف دارد + کہ باشد از ستمش روز جملہ خلق سیاہ + اور سیاست سی مراد یہ ہی کہ ظالمونکو ایسی سرزنش کرے کہ اوسکی قلمرو مین کوئی مظلومون پر دست درازی

نکر سکے شریر کو زہر سیاست چکہانا اور رعیت کو حلاوت معیشت پہنچانا
ضروریات سی ہے ۵ چو شہ کوتہ کند دست از سیاست + قوی
گردد دل ارباب بدعت + شہہ راکان عنایش در حجاب ست + ز سیل فتنہ
ملک او خراب ست + اور لطف سی اشارہ یہ ہی کہ اہل جہان سی الطاف مبذول
رکہی **مولف** نگاہ لطف کی رکہین گدا پر اہل کرم + مدام اسی نشیشہ
جہکا ہے ساغر پر + اور سخاوت سی مطلب یہ ہی کہ اہل عالم کو نفع عام
و فایدہ تام پہنچائے **ابیات** بہر نیت کہ ہمت پر تو افگند + ز فیض
کامرانی ساخت خرسند + سخا مہر سپہر زندگانی است + گل باغ بہار
جاودانی ست + اور شجاعت سی حاصل یہ ہی کہ اپنی فوج کو آراستہ
رکہی اور قصد ہلاکت دشمن مین دلیر و دور اندیش ہو **ابیات**
بنائے کار بر تدبیر باید + کہ بی تدبیر کاری بر نیاید + بیک تدبیر نیکو آن توان کرد

کہ نتوان با سپاہ بیکران کرد حکمت جسطرح صحت جسم تعدیل عناصر سے
حاصل ہوتی ہے اسی صورت سے قیام ریاست چار صنف کی تعدیل سے
متصور ہے اول اہل قلم یہ آب کی مرتبہ مین ہین اس گروہ کی جویبار
کلک و دانش کے وسیلے سے ریاض آفرینش کو طراوت حاصل ہوتی
ہے ورنہ خشک سالی کا نقصان ظاہر ہے دوم اہل سیف یہ منزلہ
آتش ہین اس گروہ کا شعلہ قہر خرد آمیز خس وخاشاک فتنہ سازی
مفسدان کوتاہ اندیش کو جلا دیتا ہے سوم تجار یہ مثل ہوا ہین کہ مشرق
سے مغرب اور شمال سے جنوب کو جاتی ہین اس گروہ کو بہرحال رضامند
کرنا چاہیے کہ انکی نسیم خوشدلی سے نہال زندگی بالیدہ ہوتا ہے
چہارم کشاورزان یہ مانند خاک ہین اس گروہ کی پامردی سے
سرمایہ زندگی سرانجام پاتا ہے ان چار گروہ گرامی کے مرتبہ ملحوظ خاطر

رکھی اور وہ صاحب رائے ہے جو آدمیونکی کردار کا اعتبار کرے نہ بزرگی جسم و
اسباب ظاہری کا تربیت فرمان دہ کو چاہئے کہ چہ آدمیونکو تربیت کرکے
اور اپنے پاس جگہ دے اول وزیر دانا دوم دبیر راست قلم سوم شاعر
خوشگو چہارم منجم پاک اعتقاد پنجم ندیم جامع ششم طبیب حاذق ان چہ آدمیونکو
باعث رونق و اصلاح ملک لکھا ہے حکایت ایکدن سکندر نے
ارسطو سے پوچھا کہ ملازمت پادشاہ کے لئے کونسا فرقہ چاہئے اور کونسا
گروہ نچاہئے ارسطو نے کہا کہ لایق خدمت ملوک امین ہے نہ خاین کہ
امانت سبب عزت و حرمت ہے اور خیانت موجب مذلت و اہانت اور
قانع ہو نہ طامع کہ قناعت گنج بیکران ہے اور طمع رنج بے پایان بیت
مرد قانع بزرگوار بود + طامع البتہ خوار و زار بود مولف خانہ
اہل قناعت سے یہ آتی ہے صدا + دل غنی گر ہو تو کچھ اکسیر کی حاجت نہیں +

ابیات ۔ از برادر و فرزند چاکر نیکوست + اگر بہ جنگ تو افتند چون عزیز تر از
کہ این عطیہ بزور و بزر بسعی و بجہد + بکس نصیب نگردد بہیچ شہر و دیار + بود
ملازم ندیم حافظ جان و سیرت و مال + مسافر محرم اسرار خویشتن نہ ہمی
ملازمش را باختیار منوش + کہ نیست نشہ مر این بادہ را بغیر خمار و قول
ملازم شایستہ و خیر خواہ ہر حالت مین ناصر درجات جاہ و حشمت مخدوم
ہوتا ہی اوسکی آبیاری صدق اندیشی و اخلاصمندی سی حدیقۂ عظمت شاہ بادشاہ
خرم و تازہ رو رہتا ہی اور سموم آفت و خزان آسیب دخل و شرکت
سفلہ و غماز و بدگو ہر سے کہ وہ گرگ گلۂ دولت و عافیت مین ہر نفس
سر سبزی بہار اقتدار صرصر سردی سے پامال ہوتی ہی اس گروہ
مفسد کی خزانۂ نفس اماّرہ دکانون حرص و طمع مین ایسی آتش ظلم و بدعت
شعلہ ور ہوتی ہے کہ خشک و تر رفاہیت و آرام خلق جلجاتا ہے

اور کشتی امنیت چار موجہ گرداب ہرج و مرج مین گرفتار تلاطم ہوتی ہے
اور تخمِ فساد عرصۂ ملک مین بالیدہ اور کاخِ نظامِ دولت سرنگون ہوتا ہے
بغماز چون شہ کند اعتقاد ✢ دہد خاکِ ملکِ ریاست بباد ✢ ملکی کہ
غماز باشد دخیل ✢ بود اندران ملک راحت علیل ✢ چو غماز گرگ ست و
دولت رمہ ✢ چو رہ یافت تاراج گردد ہمہ ✢ عقلا نے کہا ہے کہ آتش
سی پنبہ کو اور سنگ سی شیشہ کو مضرت پہنچتی ہی اسی ہزار حصہ زیادہ سیلاب
دخلِ غماز و سفلہ اساسِ کاخِ دولتِ سلاطین و امرا کو آسیب پہنچاتا ہے
کوکبِ جاہ و جلالِ جمشید نے ارتفاعِ تمام پائی اور درجۂ عالی حاصل ہوا
ایک موبد نے اوسسے پوچھا کہ یہ فیوضات و فتوحات و درجات تجکو کیونکر
حاصل ہوئے اور بنیادِ شوکت کس تدبیر سے ایسی مستحکم ہوئی کہا غماز
کو مینے اپنے پاس راہ ندی یعنے امور مملکت مین سفلہ و نادان کو

دخل ندیا اور ناراست و بدگوہر پر اعتماد نکیا حکایت سکندر ذو القرنین

نے ارسطو سے سوال کیا کہ حسنِ دل افروز دولت مین کونسا حادثہ

بیشتر خلل انداز ہوتا ہے کہا نظر نامحرم سکندر نے کہا نامحرم حالِ دولت

کون ہے کہا غماز و سفلہ کہ اگر چنگال تسلطِ غماز و سفلہ گاہِ ریاست تک پہنچے

اور زر و رقِ عظمت بادِ مخالفِ بدعتِ بدگوہر سے شکستہ ہو کسی خلل سے گزند

سر پنجہ سے طومارِ استقلالِ دولت پیچیدہ ہو بنای خدمت سفلہ و بدگوہر

بقاعدہ امید و بیم ہے جب خوف سے امین ہوگا چراغ خیرخواہی و حقیقت

اندیشی خاموش کریگا اور برای تحصیل مال و بسبب خواہش نفس سرکش

بمقتضای طبیعتِ زشت سلسلہ جرات کو جنبش مین لاویگا اور آثار بدعت و

امور شنیعہ جو اوسکی طبع خلل پسند نارجمند سے ظاہر ہونگے موجب انہدام

بنیانِ رفاہ حال و جان و مال و سیرت خلق اللہ ہونگی اور شعلہ فتنہ

سرشار و شرار دودِ آہِ ضعفا خرمنِ بقای جاہ و معمورۂ مملکت کو تھوڑے
زمانہ میں جلا کے فانی کر دیگا نظم دہد سفلہ را ہر کہ با خویش را + فتد زود از
پایۂ عز و جاہ + بہر در کہ باید رہی بد گہر + بار کانِ آن در رساند ضرر + بزرگی کہ گر گیا شد
ارا ذل پرست + رسد زود بر قصرِ جاہش شکست + بدل مہر غماز اندوہ خلق +
شناسد کجا سفلہ حقِ نمک + نیاید ز عفریت کارِ ملک + تو صد سال اگر مار را پروری
زا عضای خود طعمہ بر وی دہی + چو آخر رسد فرصت و را بچنگ + بجانت رساند
خطر سید رنگ + ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ غماز کو کس نشان سے پہچانے
کہا عجب و غرور سے جس مجلس میں اوسکی رویت نامیمنت لوائے تیرگی و ظلمت بلند
کرتی ہے اپنی ستایش کرتا ہے اور جمیع کمالات و صفات میں افلاطون کو
اپنا سبق آموز جانتا ہے اور برائے حصولِ مطالب و اغراضِ نفس غیبتِ خلق کرتا ہے
اور اپنی منفعت کے لئے خلق کو نقصان پہنچاتا ہے اور کمالات مردم کو عیوب سے ستاتا

تاویل کرتا ہو اگر کہنے کی جگہ نہیں پاتا اشارہ چشم و ابرو سے غیبت کرتا ہے اور

سرگوشی ورمز سے لوگونکا پردہ فاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے سوا سبکو حقیر جانتا ہے

اور خلقِ خدا سے بدگمان رہتا ہے اور جو امور مخالفِ احکامِ خدا و رسول ہیں خود

دلیرانہ کرتا ہے اور خلق کو نامشروعات کی طرف ترغیب دیتا ہے اور جس کام میں

دست انداز ہوتا ہے اوسے ابتر کرتا ہے اور جس مجمع میں داخل ہوتا ہے اہل مجمع

اوسکی نحوستِ نیتِ ناصواب سے لب تشنۂ ادراکِ سعادت رہتے ہیں بہر حال

فیضِ رحمتِ الٰہی سے محروم و بے نصیب رہتا ہے حکایت زمانۂ حضرت

موسیٰ میں ایک سال بارش نہوئی خشک سالی سے قوم بنی اسرائیل

میں قحط و تنگی عظیم ظاہر ہوئی خاص و عام مضطر و پریشان حضرت موسیٰ

کی خدمت میں آئے اور بعجز عرض کی کہ وجودِ جلیل و لطفِ جمیلِ حضرت واسطۂ

محرکِ نزولِ فیوضاتِ ایزد تعالیٰ اور کفیلِ رفاہیت و ضامنِ عافیت

حالِ ہر نہیوا ہی فقدانِ قوت و معیشت سی خلق قریبِ ہلاکت ہی ترحم محل
نہایت ہی حضرت موسیٰ مع جماعتِ اعیان و اشرافِ بنی اسرائیل ترا
مناجات صحرا مین گئی اور چار دن تک تخمِ تضرع زمینِ التماس مین چہڑکا اور با
دیدۂ گریان درگاہِ مجیب الدعوات سی بارانِ رحمت طلب کیا مگر کسی طرح
دار الشفائی مرحمت سی اوس درد کی دوا نہ ملی حضرت موسیٰ نی سر با
زمین پر رکہ کی رونا شروع کیا اور کہا یا معبود بیزوال چار دن ہوئی کہ
اس قوم کی ساتہ جو تیری خوانِ عبودیت و بندگی کی وظیفہ خوار ہی عاجز
آبِ رحمت مانگتا ہی تیری آستانِ کعبۂ جود و تفضل مین کہ مصدرِ فیض و
مظہرِ احسانات نامتناہی ہی امساک و بخل نہین ہی اور کوئی اس دریا کی
کنارہ سی تشنہ لب نہین پہرا معلوم نہین کونسی مصلحت اس بندی کی
حصولِ مطلب کی سدِ راہ ہوئی رب العزت کی طرف سی آواز آئی کہ اگر

چالیس دن اگر بہی مناجات کروگی قبول نہوگی اس قوم مین ایک شخص علت مدید
غمازی مین گرفتار ہوا اوسکا وجود نامسعود محرومی اجابت دعا کا سبب ہے
اور وہی مانع حصول رحمت ہوا اوسکو کہو کہ اس فعل ناصواب سی توبہ کرے
حضرت موسیٰ نے پہر عرض کی یا واہب العطایا مجہے غماز کا نام معلوم
ہو تو اوسکو توبہ کی ہدایت کرون خطاب ہوا کہ ای موسیٰ غماز کو تو مین
اپنا دشمن جانتا ہون مین خود غمازی کرکے اوسکو خلق مین رسوا و مشہور
کرون تم اپنی قوم سی کہو کہ سب ملکی غمازی سی توبہ کرین وہ بہی سبکے
ساتہ توبہ کریگا حضرت موسیٰ جب مناجات سی فارغ ہوئی تمام قوم سے
حال بیان کیا سب نے غمازی سی توبہ کی فوراً گنجانہ رحمت الٰہی کہلگیا اور
آثار توجہ یزدانی ظاہر ہوئی اور رشحات سحاب سی بہرہ مندی کامل
حاصل ہوئی **قول** غیبت زبان سی ہو یا اشارہ سی عیوب غائی کی ہو

یا غیر ذاتی کی کمال بد ہی بزرگان دین نے کہا ہی کہنی نوع انسان مین سے
کسی کو حرامزادہ نہین کہنا چاہئی مگر غماز کو کہ ارباب یقین نے جو حرامزادے
کی نشانی تحقیق کو پہنچائی ہے ناصیۂ احوال غماز مردود نا محمود سے
ظاہر و ہویدا ہی کسی نے لقمان سے پوچھا کہ کونسی چیز زیادہ باعث نقصان
ایمان ہی کہا صحبت غماز و سفلہ جو نیک ذات ہین تیغ زبان کو کسی کی
مذمت سی آلودہ نہین کرتی مگر غماز کی اور کسی کی غیبت نہین سنتے مگر
فاسق کی کہ موجب ثواب ہی علمانی کہا ہی کہ فاسق ملعون معین غماز ہے
حکایت ایکدن مشایخ جمع ہوکی کہین دعوت کہانی جاتی تہے ابراہیم ادہم
بہی اوس جماعت مین شریک تہی ایک اور شخص کا سبکو انتظار تہا کسی نے
اوس جماعت مین سی کہا وہ بڑے میز دانش ہین کاہیکو آئین گے یہ کلام
سنتی ہی ابراہیم چلے آئے کہ یہان غیبت ہوتی ہی اور اپنی نفس کو بہت ملامت کی

کہ کہانی کی تاب نہ تہی ایک بہائی کی غیبت سنی مولف جب بیٹہا محل

ادہم بوریائی فقر پر راحتین دیتی ہی شکل تخت پر بیٹہنی مجہی حکمت چار چیزین

امیر کو زیان پہنچاتی ہین کم حقیقتون کے سامنی ہنسا بد طینتون سی صحبت رکہنا

مفسدون کو فساد کی رضا دینا عورتون سی مشورہ کرنا کہ موجب تباہی دنیا و دین ہین

اونکی کجی و شر سی خدا سی پناہ مانگنی چاہیے فرمانبرداری زن بطلب کسی مقام پر

جایز نہین بطلیموس نی کہا ہی کہ نیکوترین مردم وہ ہی جسکا قول و فعل موافق ہو

اور بزرگترین مردم وہ ہی جو مغلوب اہل دنیا ہوا اور بدترین مردم وہ ہی

جو مغلوب زنان ہو ہیچ سی جو کید و حیلہ شیطان سی رستگاری چاہی

عورتون کی زیادہ طمع نکرے کہ عورتین وہ نردبان ہین جسپر چڑہنی سی

شیطان کو چارہ نہین سقراط کا قول ہی کہ زنان مستورہ و غیر مستورہ

سب مثل درخت دفلی ظاہر رونق و حسن و طراوت رکہتی ہین اور باطن

زہر ہین کہ شتر با خر نے اوسی کہا یا اور فوراً ہلاک ہو گیا کسی نے کہا تجکو عورتون سے

اسقدر کیون نفرت ہی اوسنے جواب دیا کہ جب مینے دیکہا کہ وہ اکثر خر و خو کی

نفرت کرتی ہین اور طریق بد پسند ہی مجکو بہی اونسے نفرت ہوتی یہ دریافت ہو گیا

کہ نیکوترین زنان جہان حسن و جمال و غنج و دلال کی سبب سی اپنی ذات کو نہی

بچا نہین سکتی **فرد** نباید غافل از مکر زنان بود ہمہ کہ ہر ساعت و بد صد شرارت

برباد ہی مخصوص زنان بازاری سی ملتفت ہونا اور اون عضو نا شایستہ کی

برہنگی جو لائق پوشیدگی ہے سے لذت حاصل کرنا بڑی شرم کی بات

مردانِ صاحبِ عقل جنہین غیر کے سامنی ساعد کہولنا بہی خوش نہ آتا

اپنی اور غیر کے عضو پوشیدہ کو کہولنا کیونکر تجویز کرین گے بہ لذت کمال

قبیح اور باعث نقصان ہے **رباعی** رکہیا ہمیشہ نا محرمیان تو چند روز

رو سی کی الفت مین کہان ہے یاد حق و حب زوجہ و زہد و حیا ہ زور

وحشت ۔ اعتبار۔ ایمان ۔ پند آدم ۔ نفاق پیشہ سے دوری اختیار

بہتر ہے کہ اگر وہ بات کرتا ہی اوسکی زبان اوسے رسوا کرتی ہے اگر حسب

خاموشی نصیحت ہوتا ہی اگر اوسکو کچہ دین شکر نہین کرتا اگر اوسکی پاس امانت

رکہو اوسمین خیانت کرتا ہی اگر اوسسے راز کہین فاش کرتا ہی اگر اوسسے گناہ

خود نہین چہوڑتا نہ کبہی سچ بولتا ہی نہ وعدہ وفا کرتا ہی نہ نصیحت سنتا ہی

سی منتفع ہوتا ہی موعظہ راجہ کے لئیے عدل و انصاف بہت بڑی عبادت

ورنہ پوجا پاٹ بہی مقتضائی رسم و عادت ہی لکہا ہی کہ ایک نفس

امیر عادل کا ثواب اجر عبادت ہفتاد سالہ عابدان شب خیز سے زیادہ

بیت ثواب یکنفس عدل شاہ خیر اندیش ۔ بہ از عبادت ہفتاد سال عباد

عبادت بمنزلہ شمع ہی اور شمع کا فیض تابش جس گہر مین روشن ہی وہین تک

دوسری جگہ نہین پہنچتا یعنی نفع عبادت سی سوائی عابد دوسرا شخص محروم

اور عدالت وہ خورشید ہی کہ جس مطلع سی طلوع ہوتا ہی جمیع خاص و عام کو

فیض سیے فائدہ مند ہوتی ہین عدل وہ گنج سیے کہ جسقدر زیادہ خرچ ہوگا زیادہ

ہوگا اور ظلم جتنا کم خرچ ہوگا کم ہوگا افلاطون کا قول ہی کہ عدل کی ایک صورت ہے

اور ظلم کی بہت صورتین ہین اس سبب سی عدل دشوار اور ظلم آسان ہے

اور یہ صفت صواب و خطا مین تیرانداز سی مشابہ ہی صواب انداز تعلیم و تمرین

کا محتاج سیے اور خطا انداز کو کسی کی حاجت نہین بیت چیست عدل

آنکہ بگذری ز فضول + نگنی از طریق شرع عدول + شرع را نصب عین خود

سازی + چشم بر غیر آن نیندازی + اول آنرا بشرع سازی راست +

آنکہ آری بجای بیکم و کاست + زانکہ میزان معدلت شرع ست + شرع

اصل ست و غیر آن فرع ست + پادشاہ عادل باران بارندہ سیے

اور عدل پائدار عطائی دامی سیے بہتر ہی جس صاحب شوکت کا

چترِ مروت و حمایت مظلومون کی فرقِ رفاہیت پر سایہ افگن رہتا ہے
اوسکی رونق ملک شائبۂ خلل سے مصون اور بہارِ دولت خزانِ زوال سے
مامون رہتی ہے اردشیر بابکان کا قول ہے کہ پادشاہ کی بقا لشکر سے
اور لشکر کی بقا مال سے اور مال کی بقا آبادی سے اور آبادی کی
بقا عدل سے **نظم** تاجِ استقلالِ شہ عدل است عدل * آب و رنگِ
گلشن عقل ست عدل * شہریاری را کہ عدل و داد نیست * ہمچو شہرے
دان کہ آن آباد نیست * چون کند کوتاہ شہ از عدل دست * پایۂ
اقبال او یابد شکست * شہ درخت است و عدالت بار آن * نخلِ
بی بر را ببُرد باغبان **حکایت** سفیان بن عتبہ ہلالی شیخ حجاز
کی وقت مین ایک سلطان کامگار صدق شیم طبقۂ عجم سے تھا کہ
اوسکا دل بینا طالب طریق رضائے ایزدِ متعال نہایت کامل و

عزم صادق برائے زیارت بیت الحرام مصمم کرکے ارکان دولت سے
فرمایا مین چاہتا ہون کہ ثواب حج حاصل کرون اعیان سلطنت کو یہ
اندیشہ ہوا کہ اگر بادشاہ برائے حج چلا گیا انبد وبست معاملات مشکل ہوگا یہ
سوچ کے ایک نے عرض کی کہ گو اس سفر مین ہر قدم سعادت ابدیا
پا انداز ہے مگر جیسے روح سے بدن کی قوت و منفعت ہے اسی طرح
وجود بادشاہ سے جسد مملکت کی معاونت ہی مبادا ظل ظہور بادشاہ
فرق ملک سے دور ہو اور ولایت مین مخالفین دست برد کرین
پھر اوسکی اصلاح مشکل ہوگی بہر حال توقف کو عزیمت پر ترجیح ہے
جب یہ بات قبول خاطر شاہ نہوئی تو وزرا نے عرض کی کہ اس ولایت
مین ایک شخص صاحب حال وسندا دما الکلام دصاف نوش خمخانۂ
توفیق و انقیاد تام سفیان نام ہے وہ سترہ حج باشرایط بجالایا ہے

اب گنج صومعۂ تجرد و آزادی میں در ہوا و ہوس تعلقات آمیز
خلق بند کرکے بیٹھا ہے بیت گشتہ زغوغای خلایق ستوہ پا
کشیدست بدامان کوہ ٭ او سنیے اگر ظل سبحانی ایک حج کا ثواب
خرید لیں تو آپ سے نزدیک ہوگا اسقدر زحمت مسافت گوارا کرنا
کیا ضرور پادشاہ کو اہل اللہ و اصحاب توفیق سے خلوص نیت
حاصل تھی صومعۂ عابد میں جاکے بعد سلام علیک پرسش مزاج
سفیان سے کہا ای عابد حقایق آگاہ مجھے آرزوی حج ہے مگر
ارکان ملک مجھے جانے کی صلاح نہیں دیتے میں نے سنا ہے کہ آپ نے
بہت حج کیے ہیں اگر منظور ہو تو ایک حج کی ثواب کا میں خریدار ہون سفیان نے کہا بہتر
ہے میں سب حجوں کا ثواب شہریار کے ہاتھ بیچتا ہون پادشاہ نے کہا ہر حج کی ثواب
کی کیا قیمت مقرر کی ہے سفیان نے کہا ایک قدم کی جو حج کی نیت سے

اوٹھایا ہے دنیا و مافیہا قیمت ہی پادشاہ نی پابوس ہو کی کہا مال دنیا
مین سی تو تھوڑا سا میری تصرف مین ہی وہ ایک قدم کی بہی قیمت نہین
ایک حج کا ثواب خرید نا محالِ عقل ہی آپ سب حجون کی ثواب کیا سمجھ کے
میری ہاتہ بیچتے ہین سفیان نی کہا میری سب حجون کی ثواب خرید لینا تیری
نزدیک سھل ہی وہ تدبیر ہی کہ میری حجون کی ثواب پادشاہ کو بلین اور ہم
دینار خرلینے سی کم نہو پادشاہ نی کہا کیونکر عابد نی کہا ایک مظلوم کی ظالم
سے داد دہی کا ثواب جو حاصل کیا ہو مجھی عنایت ہو مین فوایدِ نتایجِ تمام حج امیر کو
ابھی بخشدیتا ہون قسم ہی خدا کی مجھے بہت نفع ہوگا پادشاہ نی یہ کلام مشفقانہ
سنکے خریدِ ثوابِ حج سی ہاتہ اوٹھایا اور مظلومونکی داد دہی مین بدل و جان
سرگرم ہوا ابیات عدل نور یست کز ان ملک منور گردد ٭ و ز نسیمش ہمہ
آفاق معطر گردد ٭ عدل پیش آر و مراد دل درویش بر آر ٭ تا ترا انچہ مراد ست

میسر گردد حکایت کہا ہی کہ سلطان سنجر کو ایک درویش نے سر راہ
سلام کیا پادشاہ اوسوقت دعا پڑہتا تہا سر ہلا دیا فقیر نے کہا سلام سنت ہے
اور جواب سلام فرض ہی بسنت بجالایا تو نے فرض کیون ترک کیا پادشاہ نے
کہا مین شکر مین مشغول تہا فقیر نے کہا کسکا شکر کرتا ہی کہا خدا کا درویش نے
کہا شکر موافق نعمت چاہئی پادشاہ نے کہا وہ کسطرح ہے کہا شکر سلطنت عدل
ہی اور شکر فراخی مملکت املاک رعیت کی طمع نکرنا اور شکر معموری خزانہ
مستحقونکو صدقہ دینا اور مظلومونکی داد کو پہنچنا فرد سر برآوردی بدولت
پاہمردی کن بلطف ٭ دست رس دادت خدا افتادگانرا دست گیر ٭
پادشاہ کو اسکی باتین پسند آئین چاہا کہ گہوڑی سے اوترکی قدمبوس ہو
درویش غائب ہو گیا پادشاہ سمجہا کہ فقیر نہ تہا ملک تہا قطعہ نہ ہر کہ
چہرہ برافروخت دلبری داند ٭ نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ٭

نہ ہر کہ طرفِ کلہ کج شکست و راست نشست ✤ سپاہ داری و آئین سروری داند ✤ **نصیحت** بہترین عباداتِ الٰہی عالم تعلق میں سرانجامِ مہماتِ خلایق ہی بلا رعایت دوست اور بی عداوت دشمن خویشی و بیگانگی پر نظر نکرکے بکشادہ پیشانی کارِ مخلوق انجام کو پہنچاوے اور تقصیر و خطائی مردم میزانِ عدالت مین تول سکے اور ہر ایک کا مرتبہ اپنی جگہہ پر سمجہہ سکے اوسکی پاداش کرے **حکایت** ایک شخص نے محمود پادشاہ پاس آکے فریاد کی کہ کل شب کو حضور کے لشکر سے ایک شخص نے خانزادی کی گہر مین زبردستی آکے غلام کی لونڈی سے زنا کیا پادشاہ داد کرنے فرمایا اگر وہ پہر تیری گہر مین آئے تو مجہے اوسی دم خبر کرنا دوسری رات کو وہ شخص پہر اوسکی گہر مین زبردستی چلا آیا صاحبِ خانہ نے فوراً پادشاہ کو خبر کی پادشاہ خود ننگی تلوار لیکے اوسکی ساتہ ہوا جب اوس شخص کے

گہر مین پہنچا پہلے چراغ بجہا دیا اوسکی بعد اوس زانی کو قتل کیا پہر چراغ جلوا
مقتول کا منہ دیکہا اور شکرِ خدا کیا پہر صاحبِ خانہ سی کہا اسوقت جو کہانا
تیری گہر مین موجود ہو لا صاحبِ خانہ طعام لایا پادشاہ نے بخوشی تمام تناول
کیا صاحبِ خانہ نی پوچہا ای خداوند یہ کیا سبب ہی کہ اول حضور نے
چراغ گل کر دیا پہر اس مرد کو قتل کیا اوسکی بعد اسکا منہ دیکہکی خدا کا شکر کیا
اور اسطرحکا کہانا بیوقت نوش فرمایا پادشاہ نی جواب دیا کہ مین سمجہا تہا
کہ میری فرزند کی سوا کسی کی یہ قدرت نہین ہے کہ زبردستی کسی کی
گہر مین چلا جاے اس وجہ سی پہلے مینی چراغ بجہا دیا کہ اگر اوسکا منہ دیکہونگا
تو شفقت سی مار نہ سکونگا جب قتل کر چکا چراغ منگوا کے اوسکا منہ دیکہا
معلوم ہوا کہ میرا لڑکا نہین ہے شکر کیا اور جسوقت تو نی مجہسے انصاف
چاہا تہا مینے دل مین یہ عہد کیا تہا کہ جبتک اوس زانی کو قتل نکرونگا آب و دانہ

مجھپر حرام ہے اوسوقت سے اسوقت تک مینے کچھ نہین کھایا تھا بہت گرسنہ تھا بوقت
کھانیکی یہ وجہ ہی چند زیر دستون پر غصہ و جور و جفا کرنا خلاف عقل ہے
جب غصہ آئے اسکا خیال رہے کہ غضب سرحد گناہ تک نہ پہنچے زود خشم
و مغلوب الغضب ہونے سے غضب کی عادت ہو جاتی ہے عقلا نے کہا ہے
کہ اتنا شیرین بھی نہو کہ لوگ کھا جائین نہ اتنا تلخ ہو کہ منہ سے پھینک دین
جسطرح انجام لجاج رسوائی و بیوقاری ہے انجام خشم انفعال و
پشیمانی ہے غضب اتنا چاہئے جیسے کھانے مین نمک اگر باندازہ ہے مصلح
طعام ہے ورنہ فاسد طعام **حکایت** اردشیر بابکان کہ ساسانیون مین
اوّل ہے جب ملک ستانی سے فراغت پاکر باستقلال تمام آبادی ملک مین
مشغول ہوا تین رقعہ لکھکے اپنے غلامونکو سپرد کئے اور کہا جب میری
پیشانی سے تمکو آثار خشم و غضب معلوم ہون اول رقعہ مجھے دکھا دینا اگر

ظاہر ہو کہ میری آتشِ خشم سرد ہو گئی بہتر ہے ورنہ دوسرا رقعہ دکہلا

اگر وہ بہی مفید نہو تو تیسرا رقعہ پیش کرنا رقعہ اول کا یہ مضمون تہا کہ اے ستمگر

گرا ور عنانِ ارادت قبض و تصرفِ نفسِ امارہ مین ندی کہ تو مخلوقِ عاجز ہے

وہ خالق قوی تر ہے جسنے تجکو پیدا کیا اور رقعہ دوم مین یہ لکہا تہا کہ بزرگ

کہ پروردگار کی امانت مین شتاب کاری معاملہ نکر اور جنکو تو مغلوب سمجہتا ہے

اون پر رحم کر اور رقعہ سوم مین یہ تہا کہ خلافِ شرع حکم نکر اور انصاف

ملتا ہے سنہ پہیر اور اپنا گہوڑا ایسا تند نکر کہ رک نسکو وہ حکم دے جو حکم الہی

مثنوی گفت موسیٰ را یکی ہشیار سر ✤ چیست در گیتی ز جملہ صعب تر

گفت ای جان صعبتر خشمِ خدا ✤ کہ ازان دوزخ ہمی لرزد چو ما

گفت از خشمِ خدا چہ بود امان ✤ گفت ترکِ خشم کن اندر جہان ✤

من ندیدم در جہان جستجو ✤ ہیچ اہلیت بہ از خلقِ نکو ✤ اندر غفلت

بیخبری باعث خرابی دنیا و آخرت ہی **حکایت** اکابر حرمین نی خلیفہ ناصر لدین اللہ کو
لکھا کہ تجکو خلافت و سلطنت دینا نہیں کہ جو تیری جانب سی حکام ہین خلق اللہ
پر ظلم و ستم کرتی ہین اور عاجزونکو انواع ایذا دیتے ہین خلیفہ نی جواب مین لکھا
کہ مجھی اسکی خبر نہین مینے ظلم و ستم کا حکم نہین دیا اکابر حرمین نی پہر لکھا کہ
تیرا یہ عذر گناہ سے بدتر ہی کہ روز باز خواست تجکو جواب دینا پڑیگا اور ونکا حوالہ کرنا
اور زمام مہمات رعایا اپنی ہاتھ مین لی کہ ہنگام سوال جواب سی عاجز نہو
بیخبری و غفلت کس کام آئیگی اور یہ تیرا عذر کون سنیگا اور کون قبول
کریگا **ابیات** بمعموری ملک غفلت مکن ÷ تحمل بحال رعیت مکن ÷
کہ فردا ز چنگ عقاب و عتاب ÷ رہاند ترا نیکوئی از عذاب ÷ ببین بحر و کہسار
افلاک را ÷ مخور بازی چرخ بیباک را ÷ مکن تکیہ بر التفات جہان ÷ کہ
با چون تو بسیار شد مہربان ÷ بپرورد در عہد اقبال و جاہ ÷ بر آرا سکش

منزل دستگاه ❊ بقارون زر و نعمت و مال داد ❊ به دارا بسپر تاج شاهی بنهاد

فکند آخر جمله را بر زمین ❊ گرفت از همه تاج و تخت و نگین ❊ همه با دل و جان

اندوهناک ❊ بمردند و رفتند در زیر خاک ❊ نظر کن بپایان کردار خویش

بیندیش از آخر کار خویش ❊ اگر با خدا هست سرو کار هست ❊ بکن کوته از ظلم دل

و انصاف دست ❊ بملک و بمال جهان دل منه ❊ بدست هوا و هوس

سر مده ❊ که در حشر وقت جواب و سوال ❊ بکارت نیاید زر و حکم و مال

خلیفه ان باتون سے رونے لگا اور عاملان ظلم پیشہ کو معزول کر کے مظلوموں کی

داد دی لراقمه مثال بید مری کانپتے ہین سب اعضا ❊ خیال آتا ہے جب

انتقام عصیان کا ❊ نصیحت وعده و عهد و قول و قسم سے پهرنا نهین چا

ہئے جب کسی سے عہد کرے یا خدا سے ایفائے وعدہ ضرور ہے کہ اعتبار باقی رہے

درستی گفتار و راستی کردار دونون صفتین علامات حق پرستی سے ہین مردان راه

جو کچھ کہا کیا ہی اور جو کیا ہی نہین کہا بس جو کچھ کہی کری اور جو نکری نہ کہی **بیت**

ز حسنِ عہد بعالم اگر علم گردی + لوائی رفعت تو گذرد ز چرخ بلند + دیگر

بود پیمان شکن مردود خالق + بعہد خود وفا کن تا توانی **حکایت** پادشاہی

مین کو مہم صعب نی منہ دیکہایا پادشاہ نی خدا تعالی سی عہد کیا کہ اگر اس مہم کا

انجام بخیر ہو تو جو نقد میری خزانی مین ہی فقرا و مساکین کو بانٹ دون خداوند کریم نے

اوسکی کفالت کی پادشاہ نی چاہا کہ ایفای عہد کری خازن کو نقود خزاین کی

حساب کا حکم دیا وقت حساب زر خطیر ٹہرا ارکانِ سلطنت نی قصد سلطان

دریافت کر کے منع کیا کہ اسقدر مال درویشونکو دینا نچاہی اہلِ لشکر کی

نوازش مین کی پادشاہ نی کہا مینی خدا سی عہد کیا ہی کہ سب نقد اہلِ استحقاق کو

دونگا یہ سنکے علمای عصر نی فتوی لکھا کہ ملازمان ملوک بہی جملہ اہلِ استحقاق

سی ہین پادشاہ اس باب مین حیران و متحیر ہوا غرض سی دیکہا کہ ایک دیوانہ

سر بپا برہنہ چلا آتا ہی پادشاہ نی اوسکو بلا کی کہا ای دیوانی مینی خدا سی عہد کیا تھا
کہ اگر میری مہم کا انجام بخیر ہوگا تو جو نقد خزانی مین ہے سب تصدق کرونگا
اب میری مشکل آسان ہوئی اور مال خزانی سی بہت نکلا ارکان دولت
اوسکی بانٹ دینی پر راضی نہین ہین اور علما اہل لشکر کو مستحق ثابت کرتی ہین
اس امر مین تو کیا کہتا ہے دیوانی نی کہا ای پادشاہ تو نی وقت عہد دلمین کہا تھا
کہ مال سپاہ کو دونگا پادشاہ نی کہا نہین دیوانہ نی کہا یہ دلمین کہا تھا کہ مال
فقیرونکو دونگا کہا ہان دیوانے نے کہا ای ملک تو نی جسسے عہد کیا تھا اوسسی بہی
تجکو کام ہی یا نہین اگر تجکو پہر اوسسے کام ہو تو عہد سی منہ نہ پہیر اور اگر اوسسی
احتیاج باقی نہو تو جو جی چاہی کر **مثنوی** چو محتاج خواہی شد آخر بدو ✽ متاب از
وفاداری خویش رو ✽ کسانیکہ فرمان روا گشتہ اند ✽ مگر از رسنِ وفا گشتہ اند ✽ وفاداری
آئینِ شاہنشہی ست ✽ غم عہد خوردن زکار الہی ست ✽ پادشاہ کو اوسکی

بات پسند آئی سب مال محتاجونکو بخشدیا شعر شہریار برآکہ بود عہد و
پیماں درست + شاہ نتوان گفتنش باشد اراذل زادہ + بپند سائلان
صادق الحاجت کی سوالونکو بشرط امکان پورا کرنا مگر طامع و محتاج کو بہچانکر
طامع کو سمجہانا چاہئے مگر اوسکی بہی حاجت روائی ضرور ہو کہ وہ سوال سے
کریگا یہ سے بعید ہے سخاوت وہ درخت ہی جسکا شگوفہ جوانمردی و فتوت
اور میوہ کرامت و فضیلت عقبی ایک حکیم سے کسی نے پوچہا کہ جو سب ہنرونکو
چہپائے وہ کونسا عیب ہی کہا بخل پہر پوچہا کہ جو تمام عیبونکو پوشیدہ کرے وہ
کونسا ہنر ہی کہا سخاوت اور سخاوت اوس بخشش کا نام ہی جو بے سبب
بے ملاحظہ غرض و مطالبہ عوض ہو قطعہ کیست کریم آنکہ زبہر خدا
ہر کرمے کاید ازو در وجود + ہر چہ بود بہر ثنا و ثواب + بیع و شری دان
تو نہ احسان و جود + تاریخ گزیدہ مین مذکور ہے کہ ایک مجوسی نے

ایک مستحق کو بطور صدقہ سو دینار دیے شبلی نے اوسکو کہا تو باایمان نہین ہے

صدقہ دینے سے کیا فائدہ جو تونے دیکر آسمان کیطرف دیکھا ناگاہ ایک

رقعہ آسمان سے گرا اوسمین بزبان عربی دو بیت مرقوم تھے اونکا ترجمہ یہ ہے

قطعہ سخاوت جوانمردی بہشت ست * بروز خوف وامن از جنت

نہ سوزد آتش دوزخ سخی را * اگرچہ آنکه سیرت بود کبر الموالفہم

شرف سخی کو کیونکر ہو عاشق زر پر یہ کہ توں کو نرود مرم کہو ہی ہمتا

حکایت خلیفہ مامون الرشید کے عہد مین ایک اعرابی متوطن ملک

شورہ زار نے حالت افلاس مین آوارہ وطن ہوکر بغداد کی راہ لی

راستی مین ایک چشمہ آب شیرین پر اوترا اوس چشمہ کے گرد

درخت بہت سے تھے اونکے پتے پانی مین گرنے سے

پانی بدبو ہوگیا تھا جب اعرابی نے وہ پانی پیا اس سبب سے کہ تمام

عمر ایسا پانی نہ پیا تھا دلمین سوچا کہ باریتعالی نے چشمۂ آبِ حیات جو زمین پر
پیدا کیا ہی یہی ہے خدانے میری غربت پر رحم کہا کی یہانتک پہنچا دیا ہے
قدری اسکا پانی خلیفہ کی خدمت مین لیجانا چاہئے شاید خوش ہو کی کچھ عنایت
کرے کہ فقر و فاقہ سی رہائی پاؤن یہ سوچ کی ایک مشک اوس پانی سی
بھری اور روانہ بغداد ہوا ابھی بغداد مین نہ پہنچا تھا کہ خلیفہ برائی شکار
مع لشکر اوس صحرا مین وارد ہوا اعرابی نے کسی سے پوچھا یہ کسکا لشکر
ہی کہا خلیفہ کا یہ سنکے اعرابی سرِراہ بیٹھ گیا جب سواری قریب پہنچی اعرابی نے
دعا و ثنائی خلیفہ شروع کی خلیفہ نی اوسکی جانب متوجہ ہو کی پوچھا کہان
سی آتا ہے اعرابی نے کہا فلان بادیہ سی آتا ہون وہان کے لوگ سب بلائے
قحط مین مبتلا ہین مین خلیفہ کی خدمت مین آیا ہون اور ایسا ایک تحفہ
لایا ہون کہ دنیا مین کسی کا دست آرزو اوسکی دامنِ وصال تک نہین پہنچا ہے

اور کسی دیدۂ تمنا نے اوسکا جلوۂ جمال نہین دیکھا ہی خلیفہ نے کہا وہ چشمہ
کہان ہے اعرابی نے مشک پرآب دوش سے اوتارکے خلیفہ کو دکہائی اور
کہا ای خلیفہ خدا اسکو جنت یعنی یہ آب جنت ہی خلیفہ نے اوسمین سے تہوڑا
پانی ایک ظرف مین لیکر پیا نہایت بدبو تہا خلیفہ نے فراست سے جانا کہ یہ
اعرابی ساکن زمین شورہ زار ہی کبہی اسنے آب شیرین نہین پیا اِجی اس سفر
مین آیا کسی چشمہ کا پانی پیکے اوسے آب جنت سمجہا اور میری لیئے بہر لایا
پردہ فاش نکرنا چاہیئے اس نظر سے خلیفہ نے اوس پانی کی بہت تعریف
کرکے پوچہا تیری حاجت کیا ہی بیان کر اعرابی نے کہا میری قبایل فاقہ
و بینوائی سے قریب بہلاکت ہین بفضل خدا و کرم خلیفہ سے امید وار پرورش
ہون خلیفہ نے اوسکو ہزار دینار دیکے کہا یہین سے اپنے وطن کو پہرجا
اعرابی نے وہ زرلیکے اپنے گہر کی راہ لی ایک ندیم خاص نے خلیفہ سے پوچہا کہ

اسمین کیا حکمت تہی کہ اب اعرابی قدری حلیہ کی بہر نہ چکہا نہ کسی کو دیا او
اوسکی تعجیل تمام رخصت کیا خلیفہ نی کہا وہ پانی نہایت ناخوش تہا اس
اعرابی نی زمین شورہ زار مین پرورش پائی ہی وہ اس پانی کو کسی ندی سے
پیکر آب حیات سمجہا اور بجائی تحفہ میری لیے لی آیا اگر ہم لوگ اوسمین سے
چکہتے اعرابی کو ملامت کرتی وہ بیچارہ خجل ہوتا سو جیسی ہمکو نہین دیا
اگر اوسکو یہان سے پہیر دیتا تو وہ آگی بڑہ کر دجلہ کا پانی پیتا اور اپنے
فعل سے منفعل ہوتا مجہی شرم آئی کہ کوئی توقع میرے پاس آ کے اور
خجل ہو کر جاوے شعر سخی را شرم می آید کہ سائل + خجل از درگہ او باز گردد +
ایضاً ایک پیر ضعیف بغداد سے بامید بخشش قاآن پسر چنگیز خان کہ
بخلاف پدر بکمال عادل و سخی و عاقل تہا عراق عجم مین جا کر راہِ
قاآن مین بیٹہا قاآن نے اوسکو دیکہکر حقیقت حال پوچہی اوسنے اپنی

محتاجی بیان کی قاآن نی کہا تو نی خلیفہ سی اپنا حال کیون نہ کہا پیر نے
عرض کی کہ بہتیرا اپنا حالِ زار بیان کیا خلیفہ نی دس دینار سی زیادہ نہ دیے
اور میری دس لڑکیان ہین عدم جہیز سی کسی نی اونکی خواستگاری نہ کی
تہین کی اسقدر خرچ مین دس دینار کیتک وفا کرین قاآن کو اوسکے حال
پر رحم آیا دس ہزار دینار اوسکو عنایت کئی فرد کیست کریم آنکہ بمسکینان دہد
نہ بہر شہرت و تحسین بہی پیر ضعیف اوس زر کثیر کے لیجانیمین عاجز ہوا
قاآن نی اسقدر گہوڑی مرحمت کئی کہ وہ سب زر لادا گیا پیر نی کہا اسبات
اندیشہ ہی کہ راہزن بطمعِ مال میری راہ مین مجکو ہلاک کرکے یہ سب زر لیجائین گے
قاآن نے چند سوار بہی اوسکے گہر تک پہنچانیکے لئی ہمراہ کئی پیر حریص اثنا
راہ مین گرفتارِ پنجہ اجل ہوا بیت قناعت تونگر کند مرد را * خبر دہ حریص
جہان گرد را * اون سوارون نی پایہ سریرِ اعلی تک فوت پیر کی خبر پہنچائی

حکم ہوا کہ وہ سب زر بغداد مین لیجا کر اوسکی اولاد کو تقسیم کر دین کہ اوسکی
لڑکیونکی شادی مین صرف ہوا اور قبض وصول لیکر حاضر حضور ہون **نظم**
پیش سودائیان تخت وجلال + نیست جز تاج جو راس المال + گر نہ ما سر
بتاج جو کنند + کی ز سودای خویش سود کنند + **موعظہ** مرزبان کو چاہیے کہ
مال دنیا جہانتک ممکن ہو پیدا کرے بقول **مولف** مثل مہر و ماہ کیا پہنچین فلک پر
خاکسار + جز بہ سیم و زر رہ گر یہان ملتا نہیں + مگر مال بہت عزیز نکرے
کہ خود عزیز باریتعالی واہل دنیا ہو اگر مال کو عزیز رکھیگا چشم اہل دنیا مین ذلیل
وخوار ونزدیک حق تعالی شرمسار ہوگا لکھا ہے کہ فرط انعام بہرام گور دیکھکے
وزرائے بطور دولت خواہی عرض کی کہ اساس دولت خواقین خزانہ ہے
اگر اوسمین درہم ودینار باقی نرہین خزانہ خراب ہو جائے اور قواعد حشمت ارکان
دول مختل ہون **فرد** جوانمردی نباشد جز بہ ہنجار + کہ طوفان خیزد از باران

بسیار* بہرام نے جواب دیا کہ اگر میں مرغ دل آزادگان دیار دانۂ انعام و احسان سے دام امتنان میں نہ لاؤنگا تو پھر کس چیز سے صید کر سکونگا **تمثیل** ایک ان لوگون نے قاآن سے رسوم و عادات سلاطین و کیفیت جمع دفاین و خزاین و اسباب بیان کی قاآن نے کہا کہ وہ لوگ حلیۂ عقل و ادراک و شیوہ دانش سے نہایت بے بہرہ تھے کہ نقود دفاین بھی عدم انتفاع میں مثل معادن ہین میں اپنا گنج خانۂ دل مستحق میں رکھتا ہون اور نام باقی سے کے عوض میں درم و دینار فانی دیتا ہون **بیت** ذکر باقی را حکیمان عمر ثانی گفتہ اند* این ذخیرہ بس مرا کالباقیات الصالحات* سچ ہے جو مال کو دوست جانتی ہین اوسے دنیا مین چھوڑ کر مظلمہ کو کہ دشمن ہے اپنے ساتھ عقبے مین لیجاتی ہین **مولف** جو سچ پوچھو تو ہے رکھچھوڑنے کو ننگ* ذریکسان بخیل ہی دنیا مین رہجاتا ہے دیکھو منعم دو لو* فرد شرف مرد بجود است و کرامت بسجود* ہر کہ این

ہر دو نہ دارد عاقل وش سے زر وجود + لیکن اعتدال پر نظر ہے کہ جسکا خرچ دخل سے

کم ہو وہ عاقل ہے اور جسکا خرچ دخل سے زیادہ ہو وہ مثل نامی احمق ہے اور جو خرچ دخل کے برابر

رکھے وہ اگر عاقل نہیں تو احمق بھی نہیں بیت اگر گنج قارون بدست آوری + نماند مگر

انچہ بخشی خوری + اندر زماجت مستحق پر نظر رکھے کیا معلوم صبح کیا ہو اور

مستحق کو قبل سوال دے کہ بہترین احسان وہی ہے جو طلب سے پہلے ظاہر ہو

بیت دعای بینوایان ست شمع محفل دولت + ز نعمت بہرہ گر خواہی

مظلومان رعایت کن حکایت ایک شخص بہت قرضدار ہو گیا تھا ہر چند

ادا کرنے کی فکر کی کچھ کارگر نہوئی قرضخواہ اوسکی آبرو خواہ ہوئے جب

جانسے عاجز آیا ناچار ایک دوست دلی کے پاس گیا اوسنے بہت محبت خاطر

و تواضع سے پیش آکے پوچھا اندنوں کسطرح بسر ہوتی ہے کہا کیا کہوں بہر حال

شکر ہے چار سے درہم کا قرضدار ہوں اسکی بہت فکر ہے کہ قرضخواہ رات دن

چین نہیں دیتی مجبوری سی تم ہیں اپنا دوست صادق و محب واثق جانکر آیا ہون
وہ یہ سنتی ہی عرق ندامت مین غرق ہو گیا اور گہر مین جاکر بہت جلد ہزار
درہم لی آیا اور کہا یہ لیکر جلد جاؤ اور قرض خواہونکو دیکر پیچہا چہڑاؤ پہر گہر مین
جاکر زار زار رونی لگا اوسکی زوجہ نی کہا خیر ہی کیون روتی ہو جناب کبریائی
جناب باری ہی کہ تمام گریہ وزاری دوست دلی کی حاجت روائی آ
نہ درہم ہی نہ غم شادی ہمدم برای خدا سچ بتاؤ رونیکا کیا سبب ہی اوسنی
کہا ای نیکبخت نادان غم درہم نبدہ درہم کو رولاتا ہی مین اسواسطی روتا ہون
کہ اوسکی حال سی کیون ایسا غافل رہا جو وہ اس بلامین مبتلا ہو کی
حاجتمندون اور فقیرون کی طرح میری پاس آیا کچہ حق دوستی ادا نہوا
محتاجونکا سا دینا ہوا حقیقت مین اوسکی ذلت تہی میری سبکی تہی
بس ایسی غفلت کی زندگی پر تف ہی کہ آپ چین کریں اور دوست پیچہی رہین

ابیات با دوستان عنایت و احسان کو دہنر ÷ با مفسدان عتاب و تنبیہ لازم است ÷ دستور شاہ گر بود این نکتۂ جمیل ÷ بنیادِ جاہ و ضابطۂ ملک قائم است ÷ **قول** وہ شخص سزاوارِ احسان ہی جو کافرِ نعمت نہو کہ دنیا مین احسان سی بہتر کوئی چیز نہین ہے مگر شکرِ احسان اور کفر سے بدتر کوئی چیز نہین ہی مگر کفرانِ نعمت **نظم** ہست بر ہر کسی علتِ خویش ÷ کفرِ نعمت ز کفرِ ملتِ بیش ÷ حقِ نعمت شناختن در کار ÷ نعمت افزون دہد بنعمت خوار ÷ فاسق پر عطا کرنا فسق کی تقویت کرنا ہی حرام کا روں کو دنیا گناہ مول لینا ہی صرفِ بیجا کرنا محتاجی بلانا اور خدا کو دشمن بنانا ہے کہ مسرف بخیل سی بدتر ہی **شعر** کسیکہ حق نشناسد از و امید مبر ÷ کسیکہ نیست وفایش بدو مکن پیوند ÷ **تنبیہ** تونگری بدن مال سی ہے اور تونگری نفس دانش سی اور بدن فانی ہے اور نفس باقی بس تونگری نفس کو بہم پہنچانا اولی ہے دانش یہ جانتی ہی کہ خطائی نفس کو خرد ہو

بزرگ جانی اور ثواب نفس کو بزرگ ہون خرد سمجھی اور مال وہ محبوب ہی جو
عالمِ بقا مین باقی رہی ایک حکیم سی کسی نی پوچھا کہ نشانِ کریم اور علامتِ لئیم
کیا ہی کہا کریم مثل ظرفِ سیمین کہ اوسکی جلد اصلاح ہوسکتی ہے اور دیر مین
ٹوٹتا ہی جلد آشنا اور دیر مین بیگانہ ہوتا ہی اور لئیم مانندِ کوزہ سفال کی البتہ
بنتا ہی اور جلد ٹوٹجاتا ہی جلد آشنا ہوتا ہی اور دیر تک نہین رہتا پند چاہیے کہ آدمی کو
چاہی کہ کشادہ رو و متواضع و قانع و شاکر و راست گو و صابر ہو اور قضائے
الٰہی سے خوشنود رہی اور محبتِ دنیا دل سی دور اور خواہشونکو ترک کرے
اور سب کامونکی اصل تدبیر اور سب تدبیرونکی اصل تقدیر کو جانی حق یہ ہے
تقدیر تدبیر پر غالب ہی کہ وہ علوی ہی اور یہ سفلی **مولف** بشریت کا سبب
جو تدبیر مین نہو وہی ہوتا ہی جو انسانکی تقدیر مین نہو اور اوس چیز کی آرزو
جو جلد فانی ہوتی ہی اور وہ کام جو پشیمان کرتا ہی نکری اور آدمیون سے

ڈری اور آدمیونکو نہ ڈراوی اور جاندار کو راحت پہنچاوی اور کسی کا حق نہ غصب
کری اور اپنی اوپر تعب و مشقت اختیار کری کہ باعث مزید دوستی و تسخیر قلوب
اہل عالم ہی **قطعہ** پادشاہان و شہریاران را ✢ باہمہ آفریدگان خدائی
کارسازی نکوست درہمہ وقت ✢ سازگاری نکوست درہمہ جائی ✢ اور عفو
تقصیر اپنا شیوہ کرے کہ خود زیوش و اغماض نظر ہونا ذریعۂ نجات ہی **فرد**
اگر توقع بخشایش از خدا داری ✢ زروی عفو و کرم بر گناہگاران بخش ✢
کوئی آدمی گناہ و تقصیر و سہو و خطا سی خالی نہین ہوتا اکثر لوگ تنبیہ سے
دلیر ہوکی آوارگی اختیار کرتی ہین بعض آدمی ایسی ہین کہ اونکو ایک ہی گناہ
مین تنبیہ کرنا چاہئے اور بعضی ایسے ہین کہ اونکے ہزار گناہون سے
درگذر کرنا مناسب ہی عاقل کی لئے مکافات نیکی و عفو بدی موجب
شادمانی ہے **حکایت** ایک طاغی کہ سکندر کی دشمنی و عداوت
استمراری مین مشہور تھا ایک دن گرفتار ہو آیا سکندر نی اوسکا قصور بخشدیا

سب نے متعجب ہو کر زبان طعن کہولی ایک شخص کمال قساوت سے زبان پر لایا
کہ اگر مین حضور کی جگہ پر ہوتا اسکو قتل ہی کرتا سکندر نے کہا مین تو نہین ہون
اسی کیونکر قتل کرون **فرد** ما از گناہ خصم تجاوز نکنیم زانکہ ٭ در عفو لذتیست کہ در انتقام
نیست **ابیات** چو بینی مجرمی را عاجز از خویش ٭ مرنجانش ز انتقام او
ببین دلیش کہ ہر قدرت کہ با حق ہست امید ٭ دلش ہم از تو دارد چشم باید
ببخش انرا کہ با لطف خدا ہست ٭ ز روی مرحمت بخشید خطا ہست ٭ **حکایت**
ایکروز نوشیروان نے مجلس آراستہ کر کے اپنے حکمای پایہ تخت سے صلاح ملک
پوچھی ہر ایک نے اپنی اپنی رای کے موافق جواب دیا جب بزرجمہر کی نوبت آئی
اوسنے کہا مین مقاصد پادشاہ گیارہ کلمونمین ادا کرتا ہون اول پرہیز
خواہش و غضب دوم صدق گفتار سوم مشاورت با دانایان
چہارم اکرام باشراف و تیمار محتاجان جہان پنجم تفتیش حال زیردستان

مظلومان وبیار ششم درستی راہ وبازار ہفتم تادیب ایم ہشتم فراہمی آلات حرب نہم اکرام عساکر وقبائل دہم تعین جاسوسان ہوشیار یازدہم تفقد بحال ملازمان خاص وعام کسریٰ یہ کلمات سنکر بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ یہ باتین کتاب دستور العمل مین مندرج ہون موعظہ ارباب دولت کو پانچ گروہ کی رعایت لازم ہے اول جسسے کوئی نیکی صادر ہوئی ہو دوسرے جو مہمان ہو کہ گرامی ترین تحف وہدایای خزانہ لاریبی ہے تیسرے غریب ساتہ کہ محبوسان سراپردہ حریم محبت الٰہی ہین چوتھے اوس شخص کی کہ بوعدہ امید وار کیا ہو پانچویں اوس آدمی کی جسنے کسی امر مین رعایت کی ہو

قول ذکر خدا مین کاہلی لوگو نکا رازداری شن بیتیمون سے احسانمین اغماض بدگمانی اپنا شعار دشمنون سے حیلہ غیر کے مال پر نگاہ کرنا زیر دستونکو چشم حقارت دیکہنا بدترین خصائل ہین **حکمت** سعادتمندی دنیکبختی

دس نشان ہین ۱ آدمیون سے نیک کام مین مخالفت نکرنا ۲ اپنی نفس سے

انصاف چاہنا ۳ کسی کا عیب ظاہر نکرنا اور کسی کی روزی مین

خلل انداز نہونا ۴ جو کسی سے کوئی بات ذلت کی ظاہر ہو اوسکو تاویل

نیک بیان کرنا ۵ گناہگار کا عذر قبول کرنا ۶ محتاجونکی حاجت روائی

کرنا ۷ رنجِ مخلوق مین شریک ہونا ۸ اپنے نفس کا عیب دیکھنا ۹ خلق اللہ سے

بکشادہ پیشانی ملنا ۱۰ خوش کلامی اختیار کرنا بیت بشیرین زبانی

ولطف وخوشی ✤ توانی کہ پیلی بموی کشی ✤ فرد بہمہ خلق جہان خُلقِ

پسندیدہ نمائی ✤ کہ سوئی خلد برین راہ بران خواہد بود ✤ قول سعادت

تین طرحکی ہے نفسانی بدنی خارجی سعادتِ نفسانی اخلاق ستودہ

فضائل محمودہ وسیرتِ حسنہ سے عبارت ہے اور سعادت

بدنی کمال اعضا وخوبی ترکیب سے مراد ہے ✤

اور سعادتِ خارجی خوبیِ کسبِ دنیا و اصرافِ مال بتفاوتِ محل و مقام
سے اشارت ہے ان تینون سعادتونکا ایک آدمی مین جمع ہونا ذاتِ کرم
قول ذیل خصلتون سے انسانکا انجام بد ہوتا ہے انسے اجتناب کرنا لازم و
واجب ہے **رباعی** ای نامی غافل و طلبگار انام * دنبل چیزین یہ ہین
کہ ہو نیک انجام * حرص و طمع و ریا و کبر و غیبت * بخل و حسد و کینہ و
کذب اور حرام * **تربیت** آٹھ خصلتون سے آدمی کا انجام بخیر ہوتا ہے
اول بردباری دوم خویشتن شناسی سوم فرمانبرداری شاہ چہارم
شناخت جائی افشائی راز و محرم اسرار پنجم مبالغہ اخفائی راز ششم
دلہائی ارباب دولت سخنانِ شیرین ہفتم تکلم بقدرِ حاجت ہشتم عدم
اظہارِ حال بے استفسار **نصیحت** سلطانِ وقت کی اطاعت لازم و واجب
ارسطو کا قول ہے کہ دنیا مین پادشاہی سے بڑھکر کوئی مرتبہ نہین ہے کہ پادشاہ

بجای سر انسان ہی اور کل مخلوق بجای اعضای آدمی اور پادشاہ بمنزلۂ

روح ہی اور مردم بمنزلۂ بدن اور سلامتی اعضا سلامتی سر سی ہی اور

صحت بدن صحت روح پر موقوف ہی اور بعض نے کہا ہی کہ پادشاہ مثل دریا

اور ارکان دولت مانند انہار اور نہرین شیرینی و تلخی مین تابع دریا

ہوتی ہین اگر پادشاہ کی رای بد ہو اور ایسی بات سوچی جسمین ملک و مال کا

سراسر نقصان ہو تو جمیع مین اوسکو پسند کری بد نہ کہی کہ ملوک مین خاصیت

سیل ہی اگر کوئی ایک دفع چاہی کہ سیل کو ایک طرف سی دوسری جانب بجای

ورطۂ ہلاکت مین پڑیگا بتدریج خلوت مین امثال و حکایات سی خاطر جمع کری

قطعہ توانی بنرمی و کار آگہی + کہ تغیر کار سلاطین دہی + پس آن بہ کہ اول

مدارا کنی + بفرصت رہ چارہ پیدا کنی + حکایت حکیم ابو ریحان نجومی

کہ نوادر روزگار سی تہا علم نجوم کی کمال پر سلطان محمود سی اپنا استغنا ظاہر کیا تہا

اس سبب سی بادشاہ اوسی آزردہ خاطر رہتا تھا ایکروز سلطان محمود قلعۂ

غزنین مین بالائی قصر مقابل باغِ ہزار درخت بیٹھا تھا کہ ابو ریحان حاضر ہوا

سلطان نی اوسی مخاطب ہو کی فرمایا تہا مین اس قلعہ کی کس دروازی سی

باہر جاؤنگا اس حکم کو لکھ کی میری مسند کی نیچی رکھدی ابو ریحان نی

اصطرلاب دیکھکی ایک پارہ کاغذ مین کچھ لکھا اور زیرِ بالین سلطان رکھدیا

پادشاہ قلعہ کی دیوارِ شرقی کھدوا کی اوسی راہ سی باہر گیا اور اوس کاغذ کو

منگوا کی دیکھا اوسمین لکھا تہا کہ پادشاہ ان چارون دروازون سی

نجائیگا دیوارِ شرقی تڑوا کی باہر جائیگا سلطان نے اوس حکم سی حیران ہو کی

حکیم کو وہین سی گروادیا وہان ایک چیز مانندِ دام بندہی تہی اوسکی

ذریعہ سی وہ آہستہ زمین پر گرا اور کچھ نقصان نہ پہنچا پادشاہ نی کہا یہ بہی

تو نی نجوم مین دیکہا تہا حکیم نے اپنی غلام سی ایک تقویم لیکی پادشاہ کو

دی اور کہا اسمین ملاحظہ ہوا وس روز کی احکام مین لکہا تہا کہ آج حکم
جانی بلند سی گرائینگی لیکن سلامت زمین پر پہنچونگا یہ حکم بہی موافق طالع
شاہ ہوا اور اوسکو قید کا حکم دیا وہ بیچارہ چہہ مہینہ قید رہا ایکدن غلام اوسکا
بازار مین جاتا تہا ایک فال بین نی اوسکو بلا کی کہا تیری خواجہ کی طالع
مین مینی چند باتین دیکہی ہین جو دی تو بیان کرون غلام نی دو درم دی
فال بین نی کہا آج سی تین دن کے اندر تیرا مالک محنت قید سی نجات پا کے
خلعت پہنیگا غلام نی اپنی خواجہ پاس جاکے بسبیل بشارت اس فال کا
حال کہا اوسنی ہنسکے جواب دیا کہ ایسی جگہ پر کہڑا ہونا بہی نچاہی دو درم
تو نی عبث دی تیسری دن احمد بن حسن میمندی نی کہ وقت فرصت ڈہونڈہتا تہا
شکارگاہ مین نجوم کا ذکر کر کی عرض کی کہ بیچارہ حکیم ابوریحان نی ایسے
دو حکم لگائی کہ سر مو فرق نہوا مگر خلعت پانی کی بدلی اوسنی قید کی

تکلیف پائی پادشاہ نے کہا جو مین جانتا ہون تو نہین جانتا وہ عاقبت بین نہین ہی اور حکیم کامل وہ ہی جو مزاجدان ہو پادشاہ مثلِ کودک ہوتی ہین اونکی طبیعت کی موافق بات کہنی چاہی کہ اونسی بہرہ مند ہو اگر اوس روز دو حکمون سی ایک ہی غلط ہوتا اوسکی لیئے بہتر تہا غرضکہ اوسی روز موافق حکمِ فال بین حکیم نے نجات پائی اول فال بین پاس کہ سر راہ تہا دوڑا گیا غرورِ علمِ نجوم جاتا رہا جب مجلسِ سلطان مین آیا بادشاہ نی اسپ و خلعت و ہزار دینار و غلام و کنیزک دیکی بہت عذر کیا اور کہا کہ اگر مجکو چاہتا ہے تو میری مزاج کی موافق بات کہا کر وسعتِ علم پر نظر نہ رکہ کہ شرایطِ خدمت سلاطین سی یہی ہے ابیات سخن بہ کہ با صاحبِ تاج و تخت + نگویند سنجیدہ نگو سنجیدہ سخت + سخن کان برو ور دگرہ + اگر آفرینست نا گفتہ بہ + انسان ضعیف البنیان کو لازم ہی کہ اوقاتِ ناپایدار کو بہر حال

تحصیل علوم میں صرف کرو کہ صیقلِ قلب و چراغِ دین و بہترین و بزرگ ترین اشیا علم ہی مگر پہلی اپنی عیبونکو دور کری پھر علم ہم پہنچائی ورنہ علم سے ایسا فایدہ و بہرہ نہوگا کہ نعمتِ قادرِ مطلق کو دریافت کرکے شکر بجا لاوی اور یہی باعثِ حصولِ مغفرتِ دنیا و دین ہی لکہا ہی کہ علوم شریفہ کو دلمیں قرار نہیں ہوتا جبتک نیتِ اعمالِ خسیسہ اوس سے باہر نہو اور علم کثیر بے عمل قلیل سے اور علمِ قلیل با عمل کثیر اور عمل تہوڑا مع علم بہت ہی اور عمل بہت مع جہل کم جو عمل با علم نہو نزدیکِ خدا بمنزلت ہی بے علم شغلِ عبادت جیسا لا ہی اور طلبِ معرفت ملامت عابدِ بیمعرفت مثلِ دستہ آسیا ہی کہ پہرتا ہے اور اپنی جگہ پر قایم ہی مدام سرگردان ہی اور جو عالم اپنی علم پر عمل نہ کرے وہ اوس بیمار کی مانند ہی جسکے پاس دوا ہو اور اوسے اپنی بیماری دفع نکر سکی علم سببِ صفائی نفس ہی اور جہل باعثِ کدورتِ نفس نیکی دنیا و آخرت علم سے ہے اور بدی

دنیا و آخرت جہل سی ذکرِ علم اسطرح دلکو تازہ رکھتا ہی جیسی آب باران زمین کو
سرسبز رکھتا ہی فرد بیا موز علم و ادب ای پسر ✤ کہ بی علم کس راحق نشناخت راہ حکایت
میان اہل شام و اہل بصرہ مقدمہ فضیلتِ علم و مال مین مباحثہ ہوا اہل شام نی کہا مال
علم سی افضل ہی اور اہلِ بصرہ نی کہا علم مال سی افضل ہی آخر دونوں مدعی برای فیصلہ مقدمہ
حضرت علی علیہ السّلام کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اپنا قصہ پرغصہ بیان کیا
حضرت نی اہلِ شام سی فرمایا کہ مال سی علم کی چھ فضیلتین زیادہ ہین اول یہ کہ
علم خاصانِ خدا کو ملا اور مال فرعون و شداد کو دوم یہ کہ علم صرف کرنی
سی زیادہ ہوتا ہی اور مال کم سوم یہ کہ علم اہلِ علم کی حفاظت کرتا ہی اور مال
کی صاحبِ مال حفاظت مین مصروف رہتا ہی چارم یہ کہ بعدِ مرگ علم
ساتھ جاتا ہی اور مال چھٹ جاتا ہی پنجم یہ کہ آدمیوں کی چار گروہ ہین علما
امرا اغنیا فقرا تین گروہ یعنی امرا اغنیا فقرا علما سے کے محتاج ہین ✤

محتاج ہین اور علما اونکی محتاج نہین ششم یہ کہ کسی نی علم حاصل کرکی دعوی
خدائی نہین کیا اور فرعون نی مال جمع کرکی دعوی خدائی کیا شامت
جہل ہوئی حکایت حضرت عیسی علیہ السلام نی ایک شبان سی کہا تو نے
اپنی عمر شبانی مین بسر کی اگر علم حاصل کرتا تو بہت خوب تہا شبان نی جواب دیا
یا رسول اللہ مینی چہ باتین یاد کی ہین او نہین پر میرا عمل ہی اول یہ کہ جبتک
حلال میسر ہوتا ہی حرام نہین کہاتا اور ہرگز حلال کم نہین ہوتا کہ حرام کہانے
کی نوبت پہنچی دوسری یہ کہ جبتک سچ ہی جہوٹ نہین بولتا اور ہرگز راست
معدوم نہین ہوتا کہ دروغ بولون تیسری یہ کہ جبتک اپنا عیب دیکہتا ہون
اورونکی عیب جوئی نہین کرتا اور اپتک اپنی عیوب سے فارغ نہین ہوا ہون
کہ اورون کی عیب جوئی مین مشغول ہون چوتہی یہ کہ جبتک ابلیس کو مرا
نہین دیکہتا اوسکی وسوسہ سی آمن نہین ہون اور اپتک ابلیس مرا
نہین ہوا کہ امین ہون پانچوین یہ کہ جبتک خزانہ خدا تعالی خالی

نہین دیکھتا مخلوق کو خزانہ کی طمع نہین کرتا اور جبتک خزانہ خدا تعالی آخر
نہین ہوا کہ مخلوق کی خزانی کی طمع کرون چھٹی یہ کہ جبتک اپنی دونون قدم
بہشت مین نہین دیکھتا عذاب خدا سے مطمئن نہین ہون اور جبتک بہشت
علیسر نہین ہوئی ہی کہ عذاب خدا سے مطمین ہون حضرت عیسی علیہ السلام نے
یہ سنکی فرمایا علم اولین و آخرین یہی ہی جو تو نے پڑہا اب کسی علم کی تجکو حاجت
نہین ہی نکتہ کسی فاضل کا قول ہی کہ سابق مین علما کا عمل تہا قول
نتہا اوسکی بعد علما مین قول و عمل دونون پای گئے اب حضرت قول ہے
عمل کا نشان بہی نہین ملتا اسے معلوم ہوتا ہی کہ آیندہ عمل و قول دونو کا
وجود نہ پایا جائیگا قول علم زیور ہی اور نسب عالی جمال جیسی زیور صاحب
جمال کو اچہا معلوم ہوتا ہی اسی طرح علم شریف کو زیادہ کہاتی دیتا ہے
نصیحت دانا ترین مردم وہ ہی جو ترس خدا بیشتر رکہی اور جو بات کہے

از روی راستی و علم کہے اگر خاموش رہی اوسکی خاموشی از راہِ دانش و حلم ہو
حلم جو علم کی ساتھ ہو موجب کرامت ہی اگر کسی کی خطا دیکھی پردہ پوشی کری اگر
کسی پر احسان کری اوسکی مانند شکر کری کہ ہمت عالی و راستی آدمی کو مطلب تک
پہنچاتی ہی لطیفہ خلیفہ بغداد کو عمارت کی لیے ایک ستونِ چوبی نہایت بلند کی
تلاش ہوئی بہت ستون دستیاب ہوئے لیکن اونمین کوئی راست نہ تہا
اطراف و جوانب مین پروانے روانہ ہوئے کہ کارپردازانِ سرکاری جستجو مین صحیح
پائین حاضر کرین بعد تفحصِ بسیار و تجسسِ بیشمار ایک موضع مین ستونِ راست
ملگیا جب اوسی نزدیکِ شہرِ بغداد لائی خلیفہ مع جماعتِ کثیر اوس چوب کی
دیکہنی کو گیا اتفاقاً بہلول دانا کا بہی اوس مقام پر گذر ہوا بہلول اوسکی نزدیک
کہسکتا ہوا بدقت چوب تک پہنچا اور ساعت بہر اوس ستون سی سرگوشی
کی خلیفہ نی تعجب سے بہلول سی پوچہا کہ اس چوب سی تمنی کیا کہا اور کیا سنا بہلول نی

جوابدیا مینی اسکو پوچھا کہ تو بھی ایک چوب ہی اسقدر تیری اعزاز و احترام کا کیا سبب ہی
کہ خلیفہ دوران خود سوار ہوکی تیری استقبال کو آیا چوب نی مجھسی کہا میری
راستی اسقدر منزلت کا باعث ہوئی تنبیہ عالم کی علم کا امتحان کرنا چاہئی
اوسکو دوری شر و فساد سی آزمانا لازم ہی اور استاد و والدین کی اطاعت سی
باہر ہونا نہین لایق ہی کیا اونکی ناراضی موجب خرابی ہی **فرد** رہ چنان
رو کہ سلامت برسی در منزل ٭ کہ درین مرحلہ بسیار خطرہا باشد ٭ **نکتہ**
ارسطو کا قول ہی کہ عالم جاہل کو پہچانتا ہی اسلئی کہ وہ بھی کبھی جاہل تہا اور
جاہل عالم کو نہین پہچانتا اسواسطی کہ وہ کبھی عالم نہ تہا **فایدہ** جسطرح
جنسلی انسان کو فخر ہوتا ہی صحت بدن سی متعلق ہین تہوڑی بیماری کو مثل
اخگر سمجھی اور اوسکا تدارک واجب جانی جسطرح زندان روح غم و غصہ ہی
زندان بدن بیماری ہی لکہا ہی کہ ایکدن حضرت موسیٰ علیہ السلام نی

پروردگار سی عرض کی کہ ای خالق اگر تو کسی کا مخلوق ہوتا تو اپنی خالق سی کیا
طلب کرتا فرمایا تندرستی حکمت تین چیزین انسان کو لاغر کرتی ہین نہار منہ
پانی پینا زمین سخت پر سونا یا آواز بلند کلام کرنا دیگر تین چیزون سی جسم فربہ
ہوتا ہی حمام مین دیر تک رہنی سی امتلا مین عورت سی نزدیکی کرنی سی گوشت
جانور لاغر کہانی سے دیگر چار چیزین قوت باصرہ کا نقصان کرتی ہین طعام شور
کہانا آب گرم سیر گرانا آفتاب سی آنکہین لڑانا روی دشمن ملاحظہ فرمانا دیگر
پانچ چیزون سی اصلاح جسم ممکن ہے فساد سر کی اصلاح غرغرہ سی فساد معدہ
کی اصلاح قی سی فساد شکم کی اصلاح مسہل سی فساد جلد کی اصلاح عرق سی فساد
عروق کی اصلاح کمی خون سی بفصد ہو یا بحجامت دیگر چہ چیزون سی بیشتر بیماری
پیدا ہوتی ہی کہانا بہت کہانی سی عورت کی زیادہ قربت سی رات کو کم سونے سے
دنکو سوا سونی سی پانی بکثرت پینی سی پیشاب بہت روکنی سے اندرز حسبط آدمی

خوفِ مرض سے ماکولات و مشروبات ناقصہ سے پرہیز کرتے ہیں اسی طرح خوفِ عذابِ آ
آخرت سے گناہ و خطا سے پرہیز کرنا واجب ہے کہ گناہ وہ درد ہے جسکی دوا استغفار ہے
اور شفا توبہ و اعتذار اور جیسے تناولِ اطعمہ و اشربہ مریض کے بدنکو نقصان
پہنچاتا ہے اسی صورت محبت دنیا غفلت عقبیٰ میں نصیحت شیطان انسانکو خراب کرتا ہے

حکمت چھ چیزیں چھ چیزوں کو فائدہ بخش نہیں قول بے عمل دوستی بے تجربہ علم
بے صلاح مال بے خیر صدقہ بے نیت زندگانی بے صحبت نیک۔ **ایضاً** چھ چیزیں نشان
بدبختی ہیں کاہلی جاہلی بخیلی لئیمی ناکسی بیکسی کاہل خوار رہتا ہے اور جاہل حقیر
اور بخیل متردد اور لئیم مردود اور ناکس موردِ طعن اور بیکس تنہا **ایضاً** چھ
چیزیں مانع وسعتِ معیشت ہیں سستی رغبتِ زنان خوب رنجوری دائمی
الفتِ وطن قناعت خوف **ایضاً** چھ چیزوں سے چھ چیزیں زیادہ ہوتی ہیں
خاموشی سے ہیبت راست گوئی سے قدر انصاف سے بہتری حلم سے یاری

بدل سی نیکنامی ریاضت سی تیزئی طبیعت **ایضاً** پانچ چیزین سبب عافیت
ہین تامل تفصل تعلل توکل تحمل **ابیات** تہتک در سخن گفتن زبان ست
تامل کن تامل کن تامل ✤ بفضل و علم راہ حق توان یافت ✤ تفضل کن تفضل
کن تفضل ✤ بکار بد چو پیکان تا توانی ✤ تعلل کن تعلل کن تعلل ✤ ز اندیشہ
فرو شد لوح بینش ✤ توکل کن توکل کن توکل ✤ مکن این عیاث از کس
شکایت ✤ تحمل کن تحمل کن تحمل ✤ **ایضاً** چار چیزین چار چیزون سی
مل سکتی ہین دوستی تواضع سی نجابت صبر سی بہتری سخاوت سی ظفر عدل سی
ایضاً چار چیزین چار گروہ کو تباہ کرتی ہین بہتر ونکو بخل عالمون کو عجب عورتونکو
بیشرمی مردونکو دروغ **ایضاً** چار چیزین پشت مرد کو توڑتی ہین
دشمن ہوشیار و وام بیشمار فرزندان بسیار زن ناسازگار **ایضاً** چار
چیزین دلیل بزرگی ہین علم کو عزیز رکہنا بدی کو نیکی سی دفع کرنا خشم کو بازنا

جواب باصواب دینا **ایضاً** چار چیزین دلیل نادانی ہین بزرگ سی مجادلہ کرنا نا آزمودہ کا اعتبار کرنا مکر زن سی امین ہونا لڑکون سی صحبت رکہنا **ایضاً** چار چیزین چار چیزونکو بڑہاتی ہین تجربہ علم کو ایمان اوری یقین کو توکل خوی کو تردد شک کو **ایضاً** تین گروہ تین چیزون سی فساد مین پڑتی ہین سلاطین ظلم سی علما طمع سی فقرا ریا سی **ایضاً** تین چیزین تین چیزون سی افضل ہین مال جمع کرنی سی بخشش مالداری سی قناعت قرابت سی دوستی **ایضاً** تین چیزون کی قدر تین گروہ جانتی ہین قدر جوانی پیران قدر صحت بیماران قدر نعمت محتاجان **ایضاً** تین چیزین بی تین چیزون کی نہین ملتین حسن نیت بی عبادت حسن استماع بی حلم حسن جواب بی دانش **ایضاً** تین چیزین باعث شادمانی ہین نوازش سلطان دعائی زاہدان ملاقات دوستان **ایضاً** تین چیزین تین چیزونکو کہوتی ہین حرص اہانت زن

قوت کو ناسپاسی نعمت کو تکبر مروت کو ایضاً تین چیزین باعث
پریشانی ہین وقت سے پہلے چاہنا قسمت سے زیادہ طلب کرنا جو اورون
کی لیئے ہے اوسکی خواہش کرنا ایضاً تین چیزین لاعلاج ہین اوّل وہ
فقیری جو باعث کاہلی ہو دوم وہ عداوت جو بسبب حسد ہو سوم وہ
بیماری جو قریب پیری ہو ایضاً تین چیزین انسان کی لیے کمال نقص
ہین مغلوب خشم ہونا حسد کرنا تہمت لگانا ایضاً تین چیزون سے
پرہیز ضرور ہے ایک وہ کام نکرے جو مردم کی گمراہی کا سبب ہو دوسرے
کلمہ حق اوس شخص سے نہ چہپائے جو طالب حق ہو تیسرے اس عالم کی خوشی
مین خوش نہو کہ عاقل کو اس عالم کی خوشی خوشحال نہین کرتی اور
مصائب جزع مین نہین لاتے ایضاً تین چیزین فاضل ترین اعمال مین
دشمن کو دوست بنانا نادان کو دانائی سکہانا فاسق کو نیک کردار بنانا

ایضاً تین شخصونکو تین چیزون سی چارہ نہین پادشاہ کو سیاست سے
وزیر کو امانت سی رعیت کو اطاعت سی ایضاً تین چیزین تین چیزون سے
وابستہ ہین نعمت شکر سی سلامتی خاموشی سی بہتری سخاوت سے ایضاً
انسان تین چیزون سی ایام حیات بخوشی بسر کرتا ہی امنی و تونگری و صحت
اور تین چیزون سی ناخوشی گذارتا ہی ترس و فقر و رنجوری ایضاً تین
چیزون سی تین چیزین زائل ہوتی ہین تقدیر سی عقل طمع سی شرم حرص سے مہر
لطیفہ حضرت آدم علیہ السلام پاس پہلی عقل آئی حضرت نی پوچھا تو کون
ہی کہا مین عقل ہون کہا کہان رہتی ہی کہا سر مین دوسری مرتبہ شرم
آئی حضرت نی پوچھا تو کون ہی کہا مین شرم ہون کہا کہان رہتی ہے
کہا آنکھ مین تیسری مرتبہ مہر آئی پوچھا تو کون ہی کہا مین مہر ہون کہا کہان
رہتی ہی بولی دلمین چوتھی مرتبہ تقدیر آئی پوچھا تو کون ہی بولی مین تقدیر ہون

کہا کہان رہتی ہی کہا سرمین فرمایا وہ تو عقل کی جگہہ ہی کہا جب تقدیر آتی
عقل چلی گئی پانچوین مرتبہ طمع آئی پوچھا تو کون ہی کہا مین طمع ہون کہا
کہان رہتی ہی کہا آنکہ مین فرمایا وہ تو شرم کی جگہہ ہی کہا جب طمع آئی شرم
اوٹہ گئی چھٹی مرتبہ حرص آئی کہا تو کون ہی بولی مین حرص ہون کہا کہان رہتی
کہا دل مین فرمایا وہ تو صبر کی جگہہ ہی کہا جب حرص آئی صبر کوچ کیا حکمت
دو چیزون سی دنیا کی اصلاح ہوتی ہی ایک ادب کہ اپنی نفس کو درست کیا کری
کرے دوسری کسی کی کام مین ایسی سعی کرے کہ اوسکی زندگی بفراغت بسر ہو ایضاً
دو چیزون سی آخرت کی اصلاح ممکن ہی ایک تمیز کہ اوسکو اپنی خطا ہر کام مین
پہچانی دوسری ہمت بلند کہ اوس سی اپنی حرص کو زبون کرے مولف دیتی تو
ہاتہ سی ثابت قدمی کو ایدل کہ کام آجاوی گی یہ ہمت مردانہ کہین ایضاً دو
شخصونکو خیر و خوبی حاصل ہی ایک حق گو دوسرا حق شنو ایضاً دو چیزین آدمی

ہلاک کرتی ہین طلب عزت وخوف درویشی **ایضاً** بہترین مردمان دنیا
دوہین ایک وہ جسسی ناشایستگی وقوع مین آئی ہواوسکی تدارک وتلافی مین
کوشش کری دوسرا وہ جسکو خدانی بزرگی دی ہواور ثواب آخرت کی بہم پہنچانی مین
سعی کری **ایضاً** ایک چیز ہر کام مین یار ومددگار ہی اور وہ صبر ہی اور علامات
صبر تین ہین ترک شکایت صدق رضا قبول قضا **موعظہ** ایسا وعدہ کسی سی
نکری جو وفا نہو سکی اور اوس شی کی ضمانت نکری جسپر قادر نہو اور وہ کام شروع نکر
جسکی کرنی سی عاجز ہو اور اوسپر مخالفت ظاہر نکری جسکی دفع کی قدرت نہو اور
اوس شی کی ستایش نکری جسکا حال خوب معلوم ہو کہ اگر تہوڑی زمانی بعد
اوسکی حقیقت خلاف معلوم ہوئی تو اول مین اوسکی مدح اپنی ندامت کہ باعث ہوئی
لیاقت تربیت نفس پر غالب رہنا مغلوب ہونی سی بہتر ہی اور کثافت وسنگینی
نفس کا سبب فکر دنیا ہی عقل سی نفس کی اصلاح کرنی چاہیئی تہوڑی مشقت مین

نفس مثلِ چراغ ہو جاتا ہی کہ خود روشن ہو کی جگہ کو بھی روشن کرتا ہی جو اپنی نفس کا
مالک ہوا مملکتِ عظمی کا وارث اور رحمات سی مستغنی ہوا اور جسنی نفس کو پہچانا خدا کو پہچانیگا اور
جسنی اپنی نفس کو بلند کیا بیجا نام رکہا کمال تک پہنچی قول جب دو کام متناقض ہمکو گرہون اور نہ فکر
ہو کہ انمین سی کون حق و صواب ہی اور کسکو اختیار کرنا چاہئی تو اون دونون مین
سی جو موافقِ خواہشِ نفس امارہ ہو اوسی ترک کری اور جو اوسکی خلاف ہو عمل مین
لائی کہ حق و صواب سی نفس امارہ مخالفت رکہتا ہی فایدہ لباسِ پاکیزہ و
تنِ چرکین عقلا کی نزدیک قبیح تر ہی پس نفس مین اخلاقِ ذمیمہ پیدا کرنا اور تن کو
زینت دینا نازیبا ہی نفس دنیا مین غریب ہی اور غریب کو گرامی رکھنا چاہئیے
کمالِ نفسِ ناطقہ ادراکِ معقولات ہی اور جمالِ نفس ہندسہ و ہیئت اور صیقلِ
نفس علمِ موسیقی ہی اور شرفِ نفس اعمالِ خسیسہ کی عار سی پہچانا جاتا ہی تنبیہ
بندۂ خواہش بندۂ زرخریدہ سی ذلیل تر و خوار تر ہی جبتک آدمی اپنی خواہش کو

مغلوب نکری آپ کو زمرۂ انسانمین شمار نکری جسکی پاس دولت آنیوالی ہوکی
اوسکی خواہش عقل کی خدمت کرتی ہی اور جسکو نکبت منہ دکھاتی ہی اوسکی عقل
مسخر خواہش ہوجاتی ہی افلاطون نی قوت شہوانی کو خوک سی تشبیہ دی ہی اور قوت
غضبی کو سگ سی مشابہ کہا ہی اور قوت عقلی کو ملک سی منسوب کیا ہی جس
شخص پر خواہش غالب ہی مانند خوک ہی اور جسپر خشم مستولی ہی مثل سگ ہی اور
جسپر عقل غالب ہی ہمرتبہ فرشتہ ہی جب فرشتہ ہوا خدا سی نزدیک ہوا
اندرز مسکرات سی سبکو پرہیز کرنا لازم و واجب ہی خصوصاً پادشاہ کو زیادہ
اجتناب چاہی کہ وہ نگہبان رعیت ہی یہ کیا غضب ہی کہ نگہبان اور کوئی
نگہبانی کری ابو یعقوب کا قول ہی کہ جو اپنی بہترین اعضا کو فاسد کری لایق
مذمت ہی اور اشرف اعضای انسان دماغ ہی کہ باعث حس و حرکت و افعال
مشہودہ ہی بس جو مسکرات کا استعمال کری دانستہ اپنی دماغ مین خلل پیدا کرے

جست ہوگا دماغ بیمار و ضعیف ہو جائیگا اور قوت تمیزہ باقی نرہیگی نکلہ

بزرگی کی طمع سے طمع کی صبر سے صبر کی تجارت سے تجارت کی قناعت سے قناعت

کی حرص سے حرص کی اعتبار سے اعتبار کی غمخواری سے غمخواری غصہ سے غصہ کی

مصیبت سے مصیبت کی دولت سے دولت کی عیاشی سے عیاشی کی ضعف سے

ضعف کی جرات سے جرات کی گناہ سے گناہ کی رہنے ریز کی سزا سے سزا فنا لازم ہے حکمت

معدہ محل طعام ہے جو اوسمیں پہنچے اگر وہ حلال ہے قوت طاعت بڑھائیگا اور اگر مشتبہ

ہے راہ حق پوشیدہ کریگا اور اگر حرام ہے باعث معصیت ہوگا طعام ایسا کہانا

چاہیے کہ سب نور ہو نہ کہ ظلمت ہو جائے اور کپڑا ایسا پہننا لازم ہے کہ فخر و رعونت

کم کرے نہ کہ فخر و رعونت بڑھائے پیدا اوس چیز کو عزیز نجانے اور جمع نکرے جسکی ہونے سے

وحشت اور نہونے سے غم پیدا ہوا اور وہ چیز خدا سے نہ مانگے جو دائمی نہو وہ طلب کرے

جو ہمیشہ پاس رہے ابو النفیس نے ہر صبح و شام جو مناجات کی ہے اوسکا ترجمہ یہ ہے

الہی وہ علم کرامت کر جسّی اپنی نفس کو پہچانون اور وہ ادب دی جسّی روش سلوک کی
آشنا و بیگانہ معلوم کرون اور وہ کفایت جو احتیاج دونان سی مجہے غنی کر
اور وہ شکر جسّی تیری زیادتی نعمت کا مستحق ہون اور وہ صبر جسّی تلخی روزگار
چکہ سکون عطا فرما یا کریم یا غنی **مولف** روکر خصور قلب سی تو مانگتی ہم
کسر وزدیکہین اپنی دعا کا اثر کہلا موعظہ نیکی کر حاصل کرینگی رنج ہی گو اور
کری کہ رنج نہی گا نیکی رہجائی گی اور لذت کی حاصل کرینگی گناہ سی باز رہی کہ
لذت جاتی رہی گی گناہ رہجائیگا اور جو لذت آبرو کہو کی ہاتہ آی ہو سکو غرق
نجانی کہ جو چیز گم ہوئی اوسّی یہ زیادہ نہین ہی جو حاصل ہوئی بو علی سی کسی نی
پوچہا کہ کس چیز مین لذت زیادہ ہی کہا ادب سیکہنی مین اور اوس بات کی
سننی مین جو کبہی نہ سنی ہو کہا جوان کی لئی کیا بہتر ہی کہا ادب اور وہ علم
سیکہنا جسکی واقف ہونی سی بوڑہو نکو شرم آئی **نصیحت** مت مشورہ دانا و

نادان دوست و دشمن سب سی بهتر هی که اگر دانا هی اوسکی فکر بیشبه مفید هوگی اگر
نادان سی مشوره اسواسطی درست هی که قطعه گاه باشد که پیر دانشمند ÷ بر نیاید
درست تدبیری ÷ گاه باشد که کودک نادان ÷ از غلط بر هدف زند تیری ÷
اور دوست سی مشوره کا فائده ظاهر هی اور دشمن سی مشوری کا اسلئی
حکم هی که جو کچه وه کهی اوسکی خلاف کری فایدی سی خالی نهوگا مگر کسی کی صلاح
ظاهری پر فریفته هوکی اوسکا قول بدل قبول نکری اور ارتکاب مین جلدی
نکری حق و باطل خوب سمجه لی اور جس کام مین محنت کم او نفع بهت هو اوسمین
تامل و مشوره کی کچه ضرورت نهین هی اور رازِ دل ان چارون مین سے
ایک سی بهی کهنا درست نهین کمال ممانعت هی لیسی راز کا رازدار اپنی ذات سی بهتر کوئی
نهین هی ابیات مثنوی سر خود با کسی درمیان ÷ که محرم نه بینی ز اهل جهان
÷ بگشتم باطراف عالم بسی ÷ ندیدم ز یاران محرم کسی ÷ حکایت احمد عطاش

کہ ملی تہا جب سلطان محمد کی غیبت مین قلعہ در کوہ اصفہان پر کہ حصانت و
ارتفاع مین مساوی ایوان کیوان تہا قابض ہوا سلطان سنجر اوسکی تسخیر
عناد کی لیی دفعہ ادسی اصفہان مین آیا اور قلعہ کو گہیر لیا جب بات ہو لی محصور نے
تنگ ہوکر احمد نام کو سعد الملک آوجی وزیر سلطان کی پاس کہ خفیہ اوسکی دعوت
قبول کر چکا تہا یہ کہلا بہیجا کہ اگر تو نی کوئی فکر کی ہو بہتر ورنہ مین قلعہ چہوڑ
دیتا ہون اوسنی جواب دیا کہ ایک ہفتہ اور صبر کر مین اس سگ کو دور کئی
دیتا ہون بادشاہ کو زیادتی حرارت سی فصد کی احتیاج تہی وزیر کافر نعمت نے
فصاد کو کچہ دیکر کہا کہ نشتر زہر آلود سی سلطان کی فصد کہولدی قضارا جب اسنے
اوس راز سی آگاہ ہوکر اپنی زن سی کہدیا اور اوسنی اپنی معشوق سی بیان کیا
اور اوسنی قاضی صدر الدین خجندی کا ایک ملازم تہا قاضی نی اوس سی سنکی
خلوت مین سلطان سی ماجرا عرض کیا سلطان نی فصاد کو طلب کر کی فصد کی

اجازت دی اور فصد کہولتے وقت چشم غضب سے اوسکو دیکہا فصاد کے ہاتہ پاؤن
کانپنے لگے اور حقیقت حال وہ بہی عرض کر دی بادشاہ نے اوسی نیشتر سے اوس
خون گرفتہ کی فصد لی اور خانمان وزیر کو زیر و زبر کر کے مع اہل و عیال
آتش غضب مین جلا دیا فائدہ دوست صادق اوسے جانے جو ہوا و ہوس
مخالفت او عقل مین متابعت کرے اور اپنے مال سے زیادہ دوست کے مال کی
حفاظت کرے اور دوست کے عیب غیر سے چہپائے مگر اوسکو کسی پہلو سے آگاہ
کر دے کہ اس امر مین تاخیر کرنا دوستی مین خیانت ہے اوسکے ہنر دس حصے زیادہ
کر کے لوگون سے بیان کرے اور اپنا احسان بہلا دے اور دوست کا احسان یاد رکہے
اور جب دوست کی خطا دیکہے اوسپر ثابت نکرے اور دوست کا عذر قبول
کرے مگر ایسے دوست نایاب ہین فرد دوستی از ہر کہ گمانت بود چون
دشمن جانت بود بعض دوست بمنزلۂ غذا ہوتے ہین کہ اونکی چارہ نہین اونسے

بعض بمنزلہ دوا اونکی کبھی کبھی احتیاج ہوتی ہی فاسق واحمق و دروغگو کو قابل دوستی نجانی اور ہزار دوستونکو ایک اور ایک دشمن کو ہزار شمار کرے اور جسکی عداوت مضر نہوگی اوسکی دوستی بھی نافع نہوگی اور جو برائے غرضِ دنیوی دوست ہی وہ ادنی سبب سی دشمن ہوجائیگا اور جو بے غرض دنیوی ہی اوسسی کبھی نقصان نہ پہنچیگا مثنوی ہر کہ از بہرِ نان بگردد یار ✤ بکند عیب یار خود اظہار ✤ بہ پسندد ہر آنچہ او گوید ✤ ور بہ بنید بدی نگوید ✤ از چنین دوست بہ بود دشمن ✤ در طریق وفا نہ مرد نہ زن ✤ عقلا کا قول ہی کہ دوستِ دروغ گو سی دشمنِ راست گو بہتر ہی ؎ ہر کہ گوید سخنِ راست ترا دوست بود دوستِ ترا ✤ دشمن آنست کہ عیب تو نہان میدارد موعظہ اگر کوئی میل محبت کرے تو جبتک اوسکی غرض نہ معلوم ہو اوس میل کو معتبر نہ جانے اگر صفات ذاتی کی محبت ہی تو ہمیشہ اوسکی گھر جانا چاہیے اور اگر اوسکی چیز عارضی

ہی تو اوسّی ہم نشینی بھی بی فایدہ ہی کہ وہ میل غرض تک ہی جب غرض نکل گئی میل بھی جاتی رہی گی نپند مرد کو چاہئی کہ ایک زمانہ صحبت دوستی دوستان حق سبحانہ تعالی میں کری او زمانہ صحبت کو زمانہ گذشتہ سی ملاکی اپنی حال پر نظر کری اگر بہتر پائی اونکی صحبت غنیمت جانی کسی نی بطلیموس سی پوچھا کہ تم عالی تک کیونکر پہنچا کہا تین چیزون سی ایک راستی دوسری خاموشی تیسری صحبت نیک بیت صیقل آئینہ دل صحبت روشندلست ❊ التفات مہر افروزد چراغ ماہ را ❊ **قول** حق سبحانہ تعالی تین فرقونکو دوست رکھتا ہی اور تین فرقونکو دوست تر پارسایونکو دوست رکھتا ہی اور جوان پارسا کو دوست تر جوانمرد کو دوست رکھتا ہی او رفقیران جوانمرد کو دوست تر متواضع کو دوست رکھتا ہی اور بزرگ متواضع کو دوست تر اور تین گروہ کو دشمن جانتا ہی اور تین گروہ کو دشمن فاسق کو دشمن جانتا ہی اور پیر فاسق کو دشمن تر بخیل کو دشمن جانتا ہی

اور تونگر بخیل کو دشمن تر متکبر کو دشمن جانتا ہی اور درویش متکبر کو دشمن تر بلیت
زبان مرد فصیح تلوار سی زیادہ تیز ہی اور سب چیزون سی سوا فایدہ مند اور دل
دل مرد دیگر و آئینہ حق نما ہی فرد چشمہ دل منبع فیض خداست ۰ زندہ کی شمع
آنکس کہ بدل آشنااست ۰ مولف دلکی آئینہ مین آتی ہی نظر عالم
ہم دکہائین کسکو یہ جام جہان بین جم نہین ۰ اسی لئی کہا ہی کہ نرم گو
خوش کلام نیک طینت صاف دل سنتی دوستی ہی دشمن کو بہی خوش
کلامی و صفائی قلب سی دوست بناتا ہی بقول حضور ممدوح راجہ
دوستی کا اگر انسان مین ہو جوہر پیدا ۰ دشمن جان کی بہی دلمین وہ کرے گہر پیدا
جو محبت کو بڑہائی اور مخالف کو راہ پر لائی اور خلق کو وسیع کر دکہائی اور بہجت
کمال کو پہنچائی ملامت زبان ہی نظم آدمیت نی بنطق و بی ریش و بی بجا دانی
۰ طوطیان نطق و بزان ریش و خران دارند جان ۰ گفتگو ہارا ملایم کن نمی

بدان ⁂ از برای نرم گفتن شد زبان بی استخوان حکایت لقمان علیہ ال

سیاہ فام تھے اسوجہ سے ایک شخص نے اونکو اپنا غلام بنا کے مدت تک خدمت لی

جب آثار علم و حکمت اونسے ظاہر ہونے لگے ایکدن خواجہ نے برسم امتحان لقمان سے کہا

کہ ایک گوسفند ذبح کر کر اوسکے اعضا مین سے جو بہتر و عمدہ ہو میرے واسطے لا لقمان دل و زبان

لائے دوسرے دن خواجہ نے پھر یہی خدمت فرمائی کہ گوسفند حلال کر کے بدترین اعضا لا لقمان

دوسرا گوسفند حلال کر کے پھر دل و زبان لے آئے خواجہ نے کہا کل بہترین اعضا طلب کیا

یہی عضو لایا آج بدترین اعضا مانگا یہی لے آیا لقمان نے کہا جسم مین کوئی چیز

دل و زبان سے بہتر نہین بشرطیکہ پاک و یکرو ہوون اور کوئی چیز انسے بدتر

نہین ہے اگر ناپاک و دو رو ہوون قول مرد کامل وہ ہے جسکے دشمن [illegible]

نہ کہ دوست خائف و ترسان رہین خردمند وہ ہے کہ اگر تمام عالم اوسکی

خصومت کرے اوسکو کسی سے خصومت نہو مولف اسفلون سے کب بچ سکتا

اعلی کو گزند ✦ صاحب اعجاز کو اندیشۂ جادو نہین ✦ دشمن کی ساتہ مدارا و ملایمت سی سلوک کرنا بہتر ہی عاقل کو چاہئی کہ عداوت سی احتراز کری گو دشمن سی قوت و شوکت زیادہ ہو کہ صاحبان تریاق کو تناول زہر کی جرات کرنا عقل و حکمت سی دور ہی خصوص ممدوح راجہ وہ کام کر ہو جسمین بگانہ یار اپنا وہ بات کر کہ دشمن ہو دوستدار اپنا ✦ نصیحت مخالفت دوستان صادق دشمنون کی گرامی رکہنی سیے بہتر ہی حقود و حسود کہ دشمن بالطبع ہین لطف و تفقد سی کبہی دوست نہین ہوتی ابیات جان حاسد زداغ غم فرسود از غم آسود خاطر محسود دایما از طبیعت فاسد ✦ بر خدا معترض بود حاسد ایسی شخص دشمن خدا پر اپنی فضایل ظاہر کری ہر وقت اوسکو رنجور دل و اندوہگین رکہنا چاہئی اور ایسی دشمن سیے ہمنشینو سی دوستی مناسب ہی کہ اونکی ذریعہ سیے اوسکی عیب معلوم ہون اور دشنام و فحش سی زبان کو پاک رکہی کہ اپنا وقار کم ہو

اور سفیہون اور تنگ ظرفون مین شمار نہ کیا جائی دشمن کو دشنام سے کچھ مضرت
نہین پہنچتی بلکہ اوسکو بہی زبان درازی کے لئے عذر ملجاتا ہی اور اگر دشمن اپنی پناہ
مین آئی اور حمایت چاہی تو اوسپر اعتماد نکری مگر شرایط مروت کا پابند رہی اور
اوسکی ساتہ بیوفائی و مکر نکری کہ حسن سیرت مشہور ہو اور دشمن خجل ہو کی شاید
دشمنی ترک دی نظم بخش ای جوان کادمی زادہ صید * باحسان توان کرد وحشی
بقید * عدو را بالطاف گردن ببند * کہ نتوان بریدن بتیغ آن کمند * چو دشمن
کرم بیند و لطف وجود * نیاید از و دشمنی در وجود * تنبیہ نیک آدمی کو کلمہ بد کہنا
اپنی ذلت چاہنا ہی جسطرح تیر پتہر پر پہنچکی پہر آتا ہی اسی صورت مرد نیک کو
سخن بد کہنا کہنی والی کی طرف پہرتا ہی ایک حکیم کو کسی نی ہیچمدان و نادان کہا
وہ ملتفت نہوا ایک شخص نے کہا تو کیون جواب نہین دیتا کہا اگر اسنی جہوٹ
کہا ہی جائی رنجش نہین کہ یہ خود خصلت مذموم مین گرفتار ہی اور اگر سچ

کہا ہی تو اُسی سی کیون رنجیدہ ہون حکایت ایکدن حضرت عیسی روح اللہ
علیہ السلام کہین جاتی تہے راہ مین ایک احمق و بدخو نی حضرت سی ایک بات
پوچہی آپ نی بلطف و خلق جوابدیا وہ بیہودہ بکنی لگا ہر چند کہ وہ نفرین کرتا تہا
حضرت عیسیٰ تحسین کرتی تہی جسقدر وہ مجادلہ کرتا تہا آپ بملاطفت پیش آتے تہے
اتفاقاً ایک اور شخص وہان وارد ہوا یہ کیفیت دیکہکر اوسنی کہا ای روح اللہ
یہ کیا معاملہ ہی جتنا یہ شخص قہر کرتا ہی آپ لطف سی پیش آتی ہین یہ جور و جفا پر
مائل ہی آپ مہر و وفا پر آمادہ حضرت نی جوابدیا ای رفیق موافق کل اناء
یترشح بما فیہ یعنی کوزہ سی وہی گرتا ہی جو اوسمین ہی اُسی یہ صفت پیدا ہوئی
مجہسی یہ صورت ظاہر ہوتی ہی مین اُسی خشمناک نہین ہوتا یہ مجہسی صاحب ادب
ہوتا ہی مین اسکی کلام سی جاہل نہین ہوتا یہ میری خو سی عاقل ہوتا ہے
سه چون نشد من ز وی افروختہ * او شود از من ادب آموختہ * خلق نکو

وصف مسیحا بودے خصلت بد مرگ مفاجا بودے نکتہ جاہل اپنی خطامین

دوسری کی مذمت کرتاہی اور طالب ادب اپنی نفس کی مذمت کرتاہی اور

صاحب ادب نہ اپنی مذمت کرتاہی نہ غیر کی پند سب بلاؤن کا سر دروغگوئی ہے

اور خرابی دروغگو یہی کہ اوسکی بات کبھی سچ نجانی اور اوس صحبت کو ترک کری

جہانکی لوگ دروغگو جانین اور اونسی ایمن نہو جو تہمت لگائین فایدہ

عاقل بیدولت سی بہ نسبت نادان با دولت زیادہ توقع رکھنی چاہیے

احمق سی ہمنشینی کرنا خرابِ روح ہی اور اوسی راز کہنا باعثِ شہرت یا ایک

شخص نی ایک حکیم سی پوچہا کہ احمق کا نشان کیا ہی کہا کہ باعث خفا ہوتا ہے

اور بی سبب صلح کرتاہی اور بیجا عطا کرتاہی اور بیہودہ بکتاہی یعنی جو بات نہ معلوم ہو

یا بیفایدہ ہو زبان سی نکالتاہی اور اپنا راز بہی آشکارا کرتاہی اور دوست و

دشمن مین فرق نہین کرتا اور بعض نی علامات نادانی پانچ لکہی ہین طلب آز

منفعت و ثواب آخرت بی ریاضت ۴ چشم داشت دوستی به تندخوئی ۳
راحت طلبی بعین بعشق زنان خوبرو هم قصد حصول دقایق علوم بہ آسانی
۵ توقع دوستی به بیوفایان دہر حکمت جسکی حقیقت دانش دریافت کرنی
منظور ہو اوسکی آشنائی کلام مین سخن محال خلاف عقل کہی اگر وہ قبول کری
احمق ہی قابل صحبت نہین اور اگر نہ مانی صاحب دانش ہی اور لایق صحبت
نکتہ جسکا باطن ظاہر سی بہتر ہو ولی ہی اور جسکا باطن ظاہر کی موافق ہو
عالم ہی اور جسکا ظاہر باطن سی بہتر ہو جاہل اندرز جسکی ارادہ دوستی و برادری
ہو اوسکو عین گفتگو مین غضب مین لائی اگر اوس غصہ و آزردگی مین
انصاف سی تنگذری اور حق کو ہاتہ سی نہ دی قابل برادری و دوستی ہی ورنہ
اوسکی دوری بہتر کہ دل سلامت ہی اور تن راحت پائی مولف عبث ہی
زبانو نپہ نام محبت ❊ دلو نمین نہین کچہ قیام محبت ❊ پند جاہلون اور سفیہون

اور مسخرون سی مجلس مین پیش آتی مگر اپنی وقار کو دیکہتا ہی کہ اونکی باتون سی خصایل بہولی
اونکی بیہودگی و سفاہت و جہلات پر التفات نکری موعظہ اہل فضائل سی تو اوسے نفع
ضرور ہی اونکی امداد و معانت واجب کہ جو آدمی اہل سی تکبر کرتا ہی اپنی خواہش جاہتا
للمؤلفہ غرور اتنا نکر آخر کو پیری ای نوجوان ہوگا ❊ یہ قد جو تیر کی مانند ہی اک دن کمان
ہوگا و لہ لیجائی فلک پہ خاکساری ❊ گشتہ جو ہی تو کیمیا ہو ❊ متکبرون سی تواضع
کرنا جائز نہین ہی انسی اوسی خصلت سی ملیے اور خود بہی اونسی زیادہ تکبر کری
کہ اونکی رنجیدہ ایذا کا باعث ہو متکبر سی تواضع کرنا اپنی نفس کو حقیر کرنا ہی سقراط
کا قول ہی کہ نادانون سی تواضع و فروتنی کرنا مثل آبیاری حنظل ہی اور
حنظل کو جسقدر زیادہ پانی دیا جائیگا وہ زیادہ تلخ ہوگا اگر بالفرض کوئی اوسکو
دفع تلخی کی امید سی ہر روز آب شیرین سی سینچے اوسکی تلخی اصلا نجائیگی بلکہ زیادہ
ہوگی یہی مرد نادان کا حال ہی جب کوئی اوس سی تواضع و فروتنی کریگا اوسکی

کرتی ہی جو اوسکے لیئے مضر ہو انسان مرتبہ عالی پر بڑی زحمت سے پہنچتا ہی اور
عزت سے ذلت بسہولت ملتی ہی جیسے سنگ گران بشقت فراوان دوش تک
پہنچتا ہی اور ادنی اشارے سے زمین پر گر پڑتا ہی موعظہ جو نصیحت کرے مان باپ
کو دشوار معلوم ہو اور جو ادب سکھاے سیکھے گو گران گذرے اور جو عذر کرے
قبول کرے گو ناگوار ہو کہ جو نصیحت نہ مانے نادان ہے اور جو ادب نہ سیکھے جو ان سے بے اوب
جو عذر قبول نکرے شیطان ہی نصیحت حکما گو تھوڑی ہو لیکن اسمیں منفعت بہت
ہوتی ہے نصیحت وہ متاع ہے کہ جسقدر اوسکی قیمت دیجائے نقصان نہیں اور
شمع ہی جسکا پرتو جسکے دل میں پہنچتا ہی نور یقین سے آراستہ کرتا ہی بیت خیرہ
باشد نصیحت ہر دل آگاہ را ۔ میکند تکلیف راہ راست ہر گمراہ را ۔ پند نیکی
کی مکافات کرے بدی سے در گذر ہے کہ بدی کو بدی سے دفع کرنا جلادی ہے مرد
وہ ہی جو بدی کو نیکی سے دفع کرے فرد ہر کہ بدی کرد بہ بد یار شد ۔ ہم بہ بد خویش

گرفتار شد ۔ حق تعالی کی نزدیک اعلی منزلت ہی جو مکافات بدی کو نیکی سے مبدل کری دفع شر خیر سی خیر ہی اور دفع شر شر سی محض شر عفو بوقت قدرت تواضع بحالت دولت سخاوت ہنگام عسرت عطا بی منت شیوۂ نیکبختان ازلی ہی نصیحت خوبصورتی صاحب صورت کو مضرت پہنچاتی ہی اور دیکھنے والی کو فایدہ خوبرو کو اخلاق و اعمال رذیلہ سی پرہیز کرنا واجب ہی کہ جامع محاسن ہو اور زشت رو کو افعال و اقوال قبیحہ سی اجتناب فرض ہی کہ حامل قبایح نہو شعر صورت خوب تو داری طلب معنی کن تا ترا پادشہ صورت و معنی خوانند اگر صورت خوب کی ساتھ خوی خوش جمع ہو ہمہ تن کمال ہی اور اگر صورت بد کی ساتھ خوی خوش جمع ہو اوس بدی کی پردہ دار ہی حکایت صاحب نگارستان نی بحوالہ مکارم الاخلاق لکھا ہی کہ سلطان محمود بہت کریہ منظر تھا اگر آیینہ میں اپنی صورت دیکھکی خود کراہت ہوتی اور رنج و الم ہوتا کہا فطم آینہ

خویش را صیقل دادم + روشن کردم پیش خود نہادم + در آئینہ عیب خویش
چندان دیدم + کز عیب کسی دگر نیاد دیادم + اور وزیر سی مخاطب ہوکی فرمایا
یہ مشہور ہی کہ بادشاہون کی دیکھنی سیسی نور بصر زیادہ ہوتا ہی مگر تعجب ہی کہ
میری صورت دیکھکی بینن کو نہین ہوجاتا وزیر نی کہا بیت نیکی مردم
نہ نکو روئی ست + خوی نکو مایہ نیکوئی ست + حضور سیر پسندیدہ اختیار
کرین کہ محبوب قلوب ہون شعر گر خوی تو چون عارض نیکوی تو باشد +
حاشا کہ کسی را گلہ از خوی تو باشد + شاید حضرت نی نہین سنا کہ جعفر دوانقی
نی اپنی ایک دولتخواہ سی پوچھا کہ میری لڑکی مہدی مین جو عیب ہی بیان کر کہ اوسکا
علاج کیا جای اوسنی جوابدیا کہ وہ محبوب قلوب نہین ہی اسکی سوا اور کوئی
عیب اوسمین نہین معلوم ہوتا جعفر نی یہ سنکی بہ تدبیر شایستہ لوگونکی املاک
غصب کرلی اور قبالات واسناد لیکی علیحدہ خزانی مین رکھی اور وقت رحلت

ہدی کو یہ وصیت کی کہ تیری صلاحِ حال کے لئے میں لوگونکی املاک لیتا ہے
تو سبکا وظیفہ پہیر دینا کہ محبوب مردمان و سرورِ اہلِ جہان ہو قطعہ تو جہد
کن کہ کنی جای خویش دردل ہرکس ✤ کہ دل نظرگہ حق است تا دران نظرا
اگرز عرش درافتی بکنج چاہ ملامت ✤ ہزار بار ازان بہ کہ از دلی بدرافتی
سلطان کو یہ کلام حکمت انجام خوش آئی ایسی سیرت پیدا کی اخلاق مین
ضرب المثل ہی تربیت بہترا و صاف قناعت و توکل ذرا و رہنما ترین خصائل
حرص و حسد لراقمہ خوش رکھتی ہی قناعت دل جس کسی کا نامی ✤ وہ
جہوپڑی کو اپنی خسخانہ جانتا ہی ✤ جسکی تونگری منظور ہی قناعت اپنا پیشہ کرے
اور جو قانع نہین ہی مال فراوان بہی اوسکو تونگر نہین کرسکتا جو شخص اوس
چیز پر قناعت نہین کرتا جو اپنی پاس موجود ہی اور طلب زیادتی مین سعی کرتا ہے
وہ ہمیشہ رنج و تعب مین رہیگا انسان وہ ہی جو قوت مین قناعت کرگئے مگر

الوالعزم کی لیے جسکو مدام لشکر کشی کی فکر ہی قناعت مضر ہی نصیحت
جمیع کاموں مین ذات باری پر تکیہ کرنا چاہئے کہ سب امور حسب دلخواہ ہون جو
اپنی کام خدا کو تفویض کرتا ہی روی صعوبات ہرگز نہین دیکھتا ایک حکیم سی کسی نے
پوچھا توکل کیا ہی کہا باری تعالی کیطرف رجوع کرنا اور اپنی کاموں مین حق سبحانہ تعالی
سی کفالت چاہنا اور کرم الہی پر اعتقاد رکھنا شعر مرد چو در راہ توکل شود
خار مغیلان برہش گل شود مولف کیونکر رضا رضا نکرون جلش ہو کہ رنج ہے
زور اپنا پیش مرضی پروردگار کیا لا ادری ہر اک سی خلق کرنا تسخیر ہی توتیہ
خاک آپکو سمجھنا اکسیر ہی تو یہی * سب کام اپنی کرنا تقدیر کی حوالی * نزدیک عاقلون
کی تدبیر ہی تو یہی * پند حتی الوسع کسی سی کچھ طلب نکری کہ نیستی مین مرنا کسی کی
آگی حاجت لیجانی سی بہتر ہی ابیات نخواہی کہ عزت رود بر کران * میا در حضور بیش
طلب میان * بلفظ بدہ گر شوی خامہ سائی * سر انگشت با خامہ در ہم بخاے

ستانی گر از بحر یک قطرہ آب ÷ بچشم دگر بنیدت از حباب ÷ گرفتن خوش آید کی جا و بش
کہ در وقت خواہش بگیرد نفس ÷ مولف کرون سوال زمین چرخ سفلہ پرور سے ÷ گر بری
ہی خو یہان اطلس و مشجر سے ÷ جہان تک ممکن ہو ارباب زمانہ کی بار احسان سے
اپنی گردن بچاے لمولفہ گو دیسر و سامان ہون اوٹھا و نکا نہ احسان ÷ یار و ان سے
یہ کہدو کبہی امداد نکرنا ولہ شرمندہ و ممنون و پریشان نکرے ÷ احسان ہے
اوسی کا کہ جو احسان نکرے ÷ بدون تائید اسمانی زر ہیسر نہین ہوتا جستجو
بیفایدہ ہے اور گوشہ عافیت محض عافیت لراقمہ اوسی نے سعی نعمات جہان
سہیجین کی گھبر بیٹھے ÷ جو کوئی خلق مین گوشہ نشین مثل زبان ہو گا ÷ بیت
گر زمین را با آسمان دوزی ÷ ندہندت زیادہ از روزی ÷ بزرجمہر کا
قول ہے کہ پانچ چیزین خدا ہی کی حکم سے ملتی ہین آدمی کی کوشش و تدبیر کو
انہین کچہ دخل نہین اول زن موافق دوم فرزند نیک سوم مرتبہ اعلی

چہارم عمر دراز پنجم مال دنیا مولف قسمت سی کچہ زیادہ نہ پہنچا سکا جہی
کیسا خراب میری لئی آسمان ہوا ہے قرد آنانکہ بداد ندبداد ندبداد ندبدادند و انانکہ
بداد ندبداد ندبداد ند ہے فقر و تقوی با آرام تونگری و غنای با زحمت بہتر ہے
کمال جاتا رہتا ہی اور عمل نیک باقی رہتا ہی نصیحت جو چیز ضایع ہو جائے
غمگین نہو اور یہ نکہو کہ ہماری گئی بلکہ یہ کہنا چاہئی کہ جہان سی آئی تہی وہین گئی
بہرحال جو کچہ تلف ہو جائی اوسکا تاسف بیفایدہ ہی کسی نی سقراط سی پوچھا کہ
تیری ہمیشہ خوش رہنی کا کیا سبب ہی اونسی جوابدیا کہ مین دس چیز سی دل نہین لگاتا
جسکی معدوم ہونی سی مجہی غم ہو نکتہ جو پدر نہین کہتا سایہ سر نہین کہتا اور جو برادر نہین کہتا قوت بازو
نہین کہتا اور جو زن نہین رکہتا آرام تن نہین رکہتا اور جو کچہ نہین کہتا
کچہ غم نہین کہتا موعظہ مغلوب النوم ہونا نچاہئی کہ باعث مضرت ہے
مرگ خواب خواب مرگ سی زیادہ مضر ہے کسی نی ایک حکیم سی پوچھا کہ خواب کیا چیز ہے

کہا راحت ہی بعد مشقت مشابہ مرگ تتنبیہ تخصیص عموم سے دم نکرے کہ اپنی عیب ہی

پوشیدہ رہین بیت درین گنبد بہ نیکی کرش آواز ✦ کہ گنبد انچہ گوئی گوید باز

رباعی اندر رہ حق تصرف آغاز مکن ✦ چشم بہ خود بعیب کسی باز مکن ✦ سر دل بندہ ہر

خدا امید اند ✦ خود را تو درین میانہ انباز مکن ✦ نکتہ حیات موجب بندگی ہی اور

ممات سبب آزادی مرگ نیکوکار خود اوسکے لیے آسودگی ہی اور مرگ بدکار باعث

آسودگی اہل جہان ہی زندگی وہ ہی جو خوشی گذری اور جو رنج مین کٹے زندگی نہین ہے

زندان ہی اور بزرگترین آلام یہی کہ کریم لئیم کا محتاج ہو اور اوسکی حاجت روائی نہو

حکمت زندگانی مین سی جو گذر گیا وہ مثل سخن نا گفتہ و تیر انداختہ و قضا رفتہ ہے

اوسکا پہر آنا عقل سی دور ہی اور جو باقی ہے وہ بہی پردۂ غیب مین مستور ہے میان

ماضی و مستقبل ایک وقت ہی جسے حال کہتی ہین اسوقت اپنی عمر کو غنیمت جانکی کار خیر مین

مصروف ہونا چاہئی شعر دل بر زمانہ کی نہد آنکس کہ عاقل است ✦ دانا بعمر خود

نکند تکیہ بر جہان تنبیہ عمر عزیز کو سب عزیز جانتے ہین مگر عزیز نہین رکھتے عزیز او وقت
ہو کہ کوئی وقت غفلت مین نگذرے اوقات وہی بہتر ہین جو فکر عاقبت مین گذرین اور
اول وہی خوب ہے جو آخر کام آوے گام باندازہ خود میگذار تا ہر دم اول دم آخر
شمار قول صعوبات کو سہل جاننا عزیزون نزدیکون پر احسان کرنا اہل علم
سے صحبت رکھنا جاہلون سے پرہیز فکر بہت اور بات کم کار نیک مین تعجیل اور کار بد مین
درنگ اپنے مال مین سے بخشش کرنا باطن کو ظاہر سے موافق رکھنا جو بات معلوم ہو مستحق
سے دریغ نکرنا مدارا و نرمی و ہمواری و پیش سلامی و سبکروحی اپنا پیشہ کرنا باعث مدح
خاص و عام ہے تنبیہ جب کار خیر سے ہاتھ کوتاہ ہوتا ہے افعال بد سے آلودہ ہوتا ہے اور
جب آخرت کے اندیشہ سے دل فارغ ہوتا ہے گناہ و ظلم کیطرف رغبت کرتا ہے بد دعاے
مظلوم سے پرہیز کرنا چاہیئے کہ جلد مستجاب ہوتی ہے شعر بترس از آہ مظلومان
کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید موعظہ کسی کام مین

سوائی خیرات جلدی نچاہیے کہ ہر کام کے لئے ایک ساعت اور ایک وقت و مقدار معین ہی کوئی کام بغیر وقت نہین ہوتا بس طلب مطلوب مین شتابی نکری اگر جلدی کری گا خطا پائیگا جسنی صبر کیا غنیمت پائی اور جسنی تامل نہ کیا ندامت اوٹہائی اور جو ندامت سی بچا معتبر ہوا اور جسنی اعتبار پیدا کیا بنا ہوا اور جو بنا ہوا اور جو بھا اوسنی جانا ابیات ہر کہ در کارہا شتاب کند ٭ خانہ خیر خود خراب کند ٭ ہر کہ در راہ صبر پائی نہد ٭ روزگارش بچشم جای دہد ٭ مگر اتنا تامل بہی نکری کہ وقت ہاتہ سی جاتا رہے عقلا کا قول ہے کہ تین نفر ابلہ ترین خلق ہین ایک وہ چور جو گنجانہٴ زر و سیم مین پہنچکے جس چیز کی اوٹہانی کی طاقت ہونا اوٹہائی دوسرا وہ عاشق جو ہنگام وصال مطلوب اخذ کام دل مین تاخیر جائز رکہی تیسرا وہ صیاد جسکی دام مقصود مین صید آئے اور دام کہینچنی مین تامل کری نظم زکاریکہ بایست آن ساختن ٭ بکار دگر کس چیست پرداختن ٭ زاہمال یک لحظہ در کاروبار ٭ پسا افتادہ بسیار یک سالہ کار

ز تا خیر یک روز در کار حج + شتر و ادر سالی کشتی بار حج + نیابند اگر وقت تحویل را
چه دانند تغییر و تبدیل را + اگر نقطۂ وقت رمال یافت + سرانجام و آغاز آن
سال یافت + دگر نقطۂ وقت شد از دست رفت + چه حاصل دگر تیر شد از شست رفت
همه سال از گردش ناصواب + چو اشکال رمل است در انقلاب + پند اوس کا م یہ ہین
مال ضایع کرنا نچاہیئے جسمین کچہ نفع نہو اور اوس شے مین فکر ضایع کرنی نچاہیئے
جو بیفائدہ ہو اور اوس امر مین عمر ضایع کرنی نچاہیئے جو کمال سے خالی ہو قاعدہ
جسکا دل ایمان سے نورانی ہوتا ہے اوسکی زبان سے حق بات نکلتی ہے حق کی قبول
کرنے سے کبھی انکار نکرے گو کہنے والا کم منزلت ہو کہ حق فی نفسہ عظیم المنزلت ہے اوس
حق گیر بزرگ او جسطرح ایک شرارۂ آتش عالم کو جلا دیتا ہے اسی صورت سے ایک
کلمہ باطل آدمی کو فساد مین ڈالتا ہے اور ایمان کا حال غیرت سے معلوم ہوتا ہے
حکیم ابو الحسن سے کسی نے پوچھا غیرت کیا ہے کہا غیرت اوس چیز کی نگاہ رکھنے سے عبارت ہے

جسکی انسان کو نگہبانی لازم ہی اور غیرتین دو ہین ایک غیرت دین دوسری
غیرت دنیا غیرت دین یہ ہی کہ تمشیت امر معروف و نہی منکر مین سعی کری مخالف
دین کو حسب مقتضای حکم الہی ہتہ یا زبان یا شمشیر سے منع کری اور یہ مرتبہ اہل اختیار و صاحب اقتدار
ہی اور اگر ہاتہ سی منع نکر سکی زبان سی بملایمت منع کری اگر موثر نہو بسخت زبانی کہی یہ مرتبہ
اہل علم و صاحب ہدی اور اگر زبان سی منع کرنا میسر نہو تو اوسکو دل سی دشمن جانے
ضعیفونکا مرتبہ ہی اور غیرت دنیا یہ ہی کہ جو اوسکی گہر آئی اوسی تواضع پیش آئی اور جو موجود
حاضر کری اگر تہیدست ہو تو راز افلاس اوسی چہپائی اور راقم کی فہم ناقص مین غیرت دین
یہ ہی کہ کسی کے مذہب مین دخل نہ دی ورنہ دوسرا بہی بدمذہب کہیگا بس گویا اپنی
زبان سی اپنی دین کو بد کہا اور جو اپنی دین کو بد کہی بیغیرت ہی اور غیرت دنیا یہ ہے
کہ راستی و کم طمعی اپنا شعار کری کہ اوسکی اقوال آدمیونکے نزدیک معتبر ہون اور
دلونمین جگہ اور اثر کرین ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ جو بات طمع سی پاک اور غرض سے

خالی اور راستی سی مملو ہو اگر تہپر سی کہی تو اوسمین بہی اثر کری کی ان دونون
غیرتون کی رعایت ضروری ہی پند وہ بات جو آدمیون کی سامنی بیان کرنی سی شرم
آئی دل سی دور کری کہ خدا سی شرم کرنا اولی ہی اور وہ اعتقاد جسکی ظاہر کرنی سی
اہل کتب دشمن ہو جائین زبان پر نہ لای کہ مخالفت مذہب کو وسیلۂ بغض بنانا
دانائی سی دور ہی نکتہ آذر کیوان معروف بہ ذو العلوم سی کسی نی پوچہا کہ تو
کس عقیدی پر ہی اور کسکی بات سچ جانی کیوان نی کہا ہر اس عقیدی پر ہون
جاہی کہ خدا نی جو چاہا کیا اور جو پسند کریگا کریگا موعظہ دانا کو چاہی کہ وصیت
والدین بسی نہ بہلای کہ اوسکو فرزند بہی حاضر و غایب تابع حکم ہون اور دوستان
حبیبان پدر کی بحرمتی و میراث والدین کو ضایع نکری کہ وقار و برکت کی
زیادتی ہو لطیفہ ایک جوان نی میراث پدری زمین مین پاکی بیچ کہائی افلاطون
اوسکو دیکہکی کہا اسی حاضرین وقت زمین آدمیونکو کہاتی ہی مگر اس جوان

زبین کو کہا الیا فایدہ خاموشی کا نفع کلام کرنے کے نفع سی بہتر ہی اور مضرت
سخن خاموشی کی مضرت سے زیادہ ہے بہت گفتگو سی پشیمان و بیقدر ہوئے
ہین خاموشی سی کوئی پشیمان نہین ہوا وہ خاموش جسکو کلام کیطرف رغبت کرین
اوس متکلم سی بہتر ہی جسسی خاموش کرین سخن جبتک دہن مین ہی مثل بندہ و مملوک
ہی جب دہن سی نکلا اوسکی بندگی و ملک سی نکل گیا سخن کلید بدن ہی اور خاموشی
قفل بدن مگر جو خاموشی حد سی گذر جائی نشان تکبر ہی کلام وہ بہتر ہی جسمین ذکر خدا
ہو کہ اور باتون پر ذکر خدا کی ایسی فضیلت ہی جیسے تمام مخلوق پر خدا کی فضیلت ہے
اور خاموشی وہ خوب ہی جسمین فکر روز جزا ہو کہ فکر روز جزا ایسی ضروری ہے جیسے
روز جزا سچ ہی جو نظر عبرت سی خالی ہو لہو ہی اور جو سخن ذکر سی خالی ہو لغو ہی اور جو
خموشی فکر سی خالی ہو سہو ہی حکایت ایک امیر نی اپنی لڑکے کی تعلیم کیواسطے
معلم نوکر رکہا اوسنی لڑکی کی تعلیم شروع کی چند روز بعد لڑکے نے اوستاد سی کہا کہ

باپ امیر کبیر ہی مگر اپنی رتبی کی موافق آپ کی خدمت نہین کرتا اور مین کسی
لائق نہین ہون کہ کچھ خدمت بجالاؤن کیا کرون عرق ندامت مین غرق
ہوا جاتا ہون اسکی سوا اور بہی تردد دامنگیر رہتی ہین کوئی ایسی بات بتائی
کہ فکر دنیا و عقبی سے نجات پاؤن اوستادنی جواب دیا کہ خموشی اختیار کرا سمیں
دونون جہانکی سلامتی ہی حدیث مین آیا ہی من سکت سلم و من سلم فقد نجی
یعنی جو چپ رہا او بچا سلامت رہا اور جو سلامت رہا پس تحقیق سب بلاؤن سی بچا فقط اگرچہ
مرغوب تر ز خوش گوئی + سببی در حصول نعمت نیست + ہست خاموشی سالم از
آفات + نعمتی بہتر از سلامت نیست + اور دوسری حدیث ہی البلاء موکل بالمنطق
یعنی سب خرابیان گویائی سی پیدا ہوتی ہین اگر کوئی بات بیدینی کی زبان سے
نکلی ایمان مین نقصان ہوا اگر کسی آدمی کو برا کہا مار کہائی آبرو کہوئی ہر مجلس مین
خاموش رہنا خوب ہی خصوصا اون لوگون کی سامنی زبان کہولنا کمال ہے معیوب

جو اس انتظار مین ہون کہ تجہے باتین سنین اور یاد کرکے انہین باتونکو اسباب
جنگ بنائین اور تجہی مباحثہ و جنگ کرین اور جو تجہہ سے ضرر پہنچا ہے اسکا قصد کرے
اوسکی درستی نبچا ہیے پس بالمیت و بلدالا رم تہ دل کیے نے اوستاد کی یہ نصیحت دل و جان
جانمین باندہی اور بالکل خموشی اختیار کی کوئی پکارے ہر گز جواب نہ دیتا تہا
اسکی شہرت ہوئی کہ امیر کا لڑکا گونگا ہو گیا شدہ شدہ امیر تک نوبت پہنچی
یہ خبر سنتی ہی مضطر و بیقرار ہو گیا ہر طرف آدمی دوڑا ئے سب طرح کے طبیب بلائے
ہر ایک اپنی فہم کے موافق تدبیر کرنے لگا کوئی نسخہ لکہتا تہا کوئی فصد کہتا تہا
کوئی دوا دیتا تہا لیکن کچہ فائدہ نہوتا تہا امیر نے بہی ناچار ہو کر سکوت اختیار
کیا ایک دن وہ بیچارہ شکار کے لیئے اپنے خاموش بیٹے کو لیکر جنگل مین وارد ہوا قضارا
ایک جانور بولا آواز کے ساتہہ ہی کسی نے تیر مارا وہ جانور گرا پڑا کوئی جا کر تخجیر کو
اوس لڑکے کے آگے لے آیا لڑکا اوسے دیکہتے ہی جوش مین آکے بیساختہ یون کہتا

کیون ہوا جو مارا گیا یہ سنتی ہی سب خوشی سے پہول گئی شکاری بہول گئے کہ ایسے
وہ مژدہ سنایا امیر بہی شاد ہوا اور خبر رسان کو انعام سے مالا مال کر دیا پہر کہے
کو بلا کے کلام کیا اوسنے ہرگز جواب نہ پایا پہر تو امیر آتش غضب سے جلگیا کہا کو اولاؔ
اور جلاد کو بلا کے اول کپڑے اوتار کے اسکی کہال اوڑا دو بعد اوسکے قتل کر دو
لڑکے نے بعاجزی کہا کہ مخبر صادق نے سچ فرمایا ہے کہ جو چپ رہا سلامت رہا
جو بولا مارا گیا شعر طوطی چہ سخن مضمون بہ زلب بستن نمی آید + خموشی معنی دارد
در گفتن نمی آید راجہ بولنے ہی نے پہنسایا بلبل گلزار کو + کسنے دیکہا ہے قفس میں بند
تو بیمار کو + التماس اقوال حکما اور کلام اہل تجربہ اسقدر ممکن ہین کہ جمع
کرنے سے ایک دفتر عظیم ہو مگر طول فضول جانکے انہین چند نصیحتون پر اختصار
کیا کہ مختصر پسند اہل نظر ہے کسی کو فیض معنی بہرہ مند است نہی
نکتہ بہر او پسند است + حافظ پند حکیم عین صواب است مجمل خیر + فرخندہ بخت

انکہ بسمع رضا شنید قطعہ اب مناسب ہی یہی شعر دعائیہ پڑہوں یا خدا جبتک
کہ ہی یہ گردشِ لیل و نہار + دہر مین جبتک کہ قایم ہین زمین و آسمان + چرخ
پر جبتک کہ یہ شمس و قمر ہین برقرار + ریگ مین ماہی تپان جبتک ہی دریا موجزن
+ پہول مین جبتک ہی خوشبو سنگ مین جبتک شرار + بہیا صاحب کو رہی
دولت و حشمت نصیب + عمر بہی بخشے ہزارون سال کی پروردگار + مورد لطف
و عنایات ہمارا جہ ہین + دوست ہر اک دیکہکی خوش ہو عدو ہون شرمسار +
ہو ظہور بہجت و عیش و مسرت تا ابد + واسطہ اپنی خدائی کا نہ غم ہو نہ بہار + بسکہ
نامی کی دعا ہی وہ مراتب ہون نصیب + دیکہکی جسکا تجمل سب کہین ہی تاجدار +

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ ترتیب کتاب ہذا طبع زاد منیر صاحب نامی مولف رسالہ

جبکہ صحیفہ دلچسپ ہو چکا تیار		برائے نذر رئیس جواد و ذرہ نواز

کہا یہ دلنے پئے سال ہجری آ ناظمی — کتاب پند و نصیحت مفید اہل زمانہ

۱۲۸۱ھ

تاریخ تصنیف پنڈت دیاشنکر صاحب تخلص نگار سررشتہ دار دفتر خانہ تعلقداری سرکار مہاراجہ [illegible]

کیا خوب ہی رسالہ شہرت ہی جسکی ہر سو — صد پند سی ہی و صد چند بہتر [illegible]

پند و نصائح اسمین ساری بہری ہوئی ہین — نکتہ سی ایک نقطہ خالی نہین سمجھیے تو

جسکی عمل مین ہو گئی یہ عین تر صحیفہ — بیشبہ اوسکو سمجھے بقراط یا ارسطو

کیونکر نہ ہوئی نامی یہ نسخہ گرامی — یار و مولف اسکی ہین نامی سخنگو

لازم ہوا کہ سب ہو یہ اسم با مسمی — نام اس کتاب کا ہی معروف تو بسلک اردو

جو دیکھتا ہی اسکو کہتا ہی بے تکلف — افسون ہی یا کرامت اعجاز ہی کہ جادو

فرمائش احبا تاریخ کی ہوئی جب — بیٹھی نگار ہم بہی اک لمحہ سر بزانو

مصرع سال ہجری لکہا ز روی اعداد — مطبوع قلب شاہا ہی یہ کتاب اردو

۱۲۸۱ھ

تاریخ میر علی حسین تخلص محب شاگرد میر نصاحب نامی لقب کتاب ہذا

کتاب نصایح چو تیار گشت ز جا نگاہی سیّد نیکذات
پی عیسوی سال ہاتف محب بگفتا بہ بین مطہر نادرات

۱۸۶۵ ع

تقریظ نوشدار و از نتایج طبع بلند آسمان پیوند المعنی لوذعی دبیر انشا منشی ظہیر الدین بہادر مدرس فارسی کننگ کالج دام کمالہٗ

نحمد اللہ نستعین و بہٖ نحن نستمسک بعروتہٖ + مالک الملک لا شریک لہٗ - وحدہٗ لا الٰہ الا ہو + صفت او ز وصف ما ست بری + خارج از حد طاقت بشری + وصف ذاتش چو حد انسان نیست + عذر بہتر ازانچہ امکان نیست + ہکذا نعت سید الثقلین + صلوٰۃ علیہ فی الدارین + نبود حد طاقت انسان + ہرچہ گوییم بود زیادہ ازان + بہر تسلیم اوست حکم خدا + گفت صلوا علیہ تسلیما + خلفایش علیہم الرضوان + رونق افزای روضۂ رضوان + ہمہ گر متفق چو عنصر چار +

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار + اما بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ بندہ کمترین ظہیر الدین
ہیچ خدمتوں صاحبدلوں ارباب معنی کی التماس کرتا ہی کہ اندنوں بحسب اتفاق
ایک کتاب رسالہ مختصر نظر آیا کہ نام اوسکا نوشدارو ہی پہلے نام سنکر شبہ
گذرا کہ شاید بعض نسخہ ادویات مجربات مفید مزاج جسمانی مندرج ہونگی کہ فائدہ
نوشدارو کا بخشتے ہونگی مگر جب بامعان نظر نظر کی گئی درحقیقت نوشدارو اسم
بامسمی پائی مگر نوشدار وی روحانی نہ جسمانی کہ جسمانی کا فائدہ اور اثر فقط حیات
اور اسکا فائدہ تا مدت حیات جسم تک اور روحانیت کی تا ابدالاباد ہمراہ روح کی اثر کامل بخشتا ہے جیسی روح کو فنا نہیں
اسکو بہی فنا نہیں پس نوشداروی جسمانی معاون حیات ہوتی ہی تا مدت حیات
اور تاثیر اور فائدہ بہی جب کرتی ہی کہ رمق حیات اور حرارت غریزی اور تنفس
باقی ہو اذ لیس فلیس اور یہ نوشدارو ہم اسیر مردہ دلوں پر بعد مرگ بہی
فائدہ و اثر کامل اور احیائی اموات کرتی ہی سے بہین تفاوت رہ از کجا است تابہ کجا

پس جو شخص کہ فائدہ احیائی اموات کا بخشتی ہو اور کیسا فائدہ کہ حیات ابدی اوسکی
تعریف اور تقریظ مین جو کچھ کہ لکھا جائی کم ہی چونکہ صفت مصنوع عین صفت صانع کی
ہی وہ صانع اگر عالم مجاز مین کوئی نوع بشر ہی لا محالہ عالم حقیقت مین اوس صانع
مجازی کا صانع صانع حقیقی ہے پس صفت ہر مصنوع اور مدح ہر صانع
مجازی کی اوس صانع حقیقی کی طرف منتہی ہوتی ہی لابد ہم ہزاران ہزار حمد
وثنا اوس صانع حقیقی کی سزاوار ہین جسنی اپنی بندی خیر محض جامع فضائل
اور کمالات مایہ خیرات اور حسنات فیض مجسم رحمت عام پیدا کئی جو باعث ثنا اور
ایجاد ایسی نسخہ کثیر المنافع مفید امور دینی اور دنیوی اور مایہ حیات ابدی ہو کر
بہ نظر انتفاع عام صدہا نسخہ مطبوع مطبوع کروا کر وقف عام فرمائی ورزقی باقی ہین اور
احیائی عام فرما کر ہم ایسی مردہ دلونکو حیات ابدی بخشتی ہین سو از دست و
و زبان کہ بر آید + کز عہدہ شکرش بدر آید + بالفعل زمانہ حال مین وہ نمونہ

فیض رحمت الٰہی موجد خاص و ربانی اس نو شدا روی روحانی حیات بخش جاودانی
کی ملاحظہ کتاب معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب محض فیض مجمع مرحمت عام انریبل سر دیو سنگھ
بہادر کے سی ایس آئی والئی دار السرور بلرام پور میں سبب تالیف کتاب مذکور کا
کتاب مذکور میں یہ مذکور ہی کہ مہاراجہ صاحب بہادر مصدر الصدر نے اپنے فرزند دلبند
بخت بلند سعادتمند طالع ارجمند مہاراجہ بہادر سنگھ مد عمرہ و جلالہ
ضاعف قدرہ و اقبالہ کو ایک قطعہ کاغذ مزین بمضامین نصایح عطا کر کے
چند کلمات زبانی بھی ارشاد فرمائے سید والاتبار صاحب خُلق حسن و خلق
حسن سید آقا حسن صاحب نامی عرف مرزا صاحب رضوی
احسن اللہ الیہ نے کہ عمدہ ترین مصاحبان معزز اس قدر شناس کے ہیں ایک
رسالہ موجز مختصر بطور معجون مرکب باقوال حکما و حکایات و امثال
قدمای مسلم الثبوت ترتیب دیا بحسب نسخہ معجون مرکب حیات بخش مردہ دلان تیار کیا

اوسکا نام نوشدارو ہی مگر نوشدارو ئی روحانی نہ جسمانی کہ احیای اموات
کرکی حیات ابدی بخشتی ہی جیسا کہ بالا لندکو ہی حسب یہ کتاب بامعان نظم و نثر
کی گئی اور کہ ایسی ہی کتاب ہی علم و ادب اخلاق مین بیچ زبان اردو کے
ایسی کتاب کمتر نظر آئی حال اوسکا بالاستیعاب دیکھنی سی معلوم ہوتا ہے
چونکہ تصنیف خبر مصنف سی دیتی ہی اوسکا حسن بیان اور طرز تحریر کمال
فصل و بلاغت اور تبحر اور استحضار علوم ادب اور اخلاق اور سیر اور
تواریخ اور جامعیت تمام علوم اکتسابی مولف پر شاہد عادل ہی نعم
مگر علوم وہبی معنوی روحانی کی اور ہی شان ہی کہ مضامین عالیہ علویہ وہبی
بدون اکتساب و تحصیل و تعلم اور بدون مطالعہ کتب جلیلہ کی درس و تدریس
خود بخود عالم قدس کے لطایف عالیہ نفوس قدسیہ وارد ہوتی ہین ایس مضامین
عالیہ وہبی بلقائی ہی نصایح پند و نصیحت خاص ہین جو اصل بانی اس کتاب

کی طبیعت پر بدون اکتساب اور تحصیل کی عالم قدس سی بتلقای وہبی نازل
ہو کر سبب تالیف اس کتاب اور بنا ترکیب اس معجون مرکب نو شدارو روحانی
کی ہوئی اسکا وہبی ہونا اسی ثابت ہی کہ صحیح مجازی نی کسی کتاب سی دیکہکر نصیحت نامہ
نہیں لکہکر اپنی فرزند ارجمند کو عطا فرمایا بلکہ جو اپنا فعل اور دستور العمل اور
چال چلن خاص تہا اور جو کچہ کہ مضامین عالیہ بیان واقعی اپنی طبیعت عالی پر
وارد ہوئی وہی سب لکہدی اور زبان سی بہی ارشاد فرمائی اور تلقائی رحمانی اور قدسی
ہونی کی بلا تصنع یہ دلیل ہی کہ سب مضامین پند واندرز بعینہٖ تمام تر موافق آیات
قرآنی اور احکام ربانی اور احادیث نبوی کے ہین اسمین جسکو شبہ اور تردد ہو
دیکہ لیوی ہر ہر پند کے مطابق ایک آیہ قرآنی موجود ہی خصوصاً سورۂ لقمٰن میں
جو لقمان حکیم نی اپنی فرزند کو نصیحتیں کی ہین اور ناصح حقیقی نیلے در پردہ حکایت
لقمان کی گویا ہم بندون کو تعلیم کی ہین ملاحظہ ہو اور اسی کی مطابق اکثر

احادیث بہی بالاتفاق ہین اور ناصح مجازی کا عبور اور استحضار سون تفاسیر اور اخبار نبوی پر کہان سی ثابت پس وہ بہی اور قدسی ہونا مسلم تا ئیدگی علیہ کہ مولف عالی طبع صاحب معلومات فی اقوال حکما اور حکایات قدمائی عالی بہی اوسکی مویدات بیان کرکی بہت لطف وخوبی سی ترتیب دیا ہے جس طرح پر کہ ایسی مضامین عالیہ قدسیہ مہبیہ مفید دارین ہر فرد بشر کی بدون تحصیل اور اکتساب کی وارد ہون اوسکی شرافت جوہر نفس کو دیکہا چاہئی کہ کہان سی ئی اور کیا پایہ بلند ہی فافہم وتدبر این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدا ئی بخشندہ اس مقام مین کاتب الحروف اگر بیان واقعی سی بہی کمتر بیان کری ناوافقین کو حمل اوپر مبالغہ اور شاعری کی ہوگا لہذا مصداق قول آس قایل کی اقوال او نصایح اوس نصیحت فرمائی مجازی کی بمنزلہ شہود عدول کی ہین مرتبہ اور مقام من قال کا ما قال سی معلوم ہوتا ہی فانظر الی ما قال

وقس علیہ الحال من قال مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار گوید پس جوہر

معنوی اوسکی جوہر شرافت نفس کا اوسکی کلمات طیبات مذکور الذیل سے اور

باہری اسکی آثار اور ثمرات ظاہری جو کچھ کہ عالم ظاہر میں خود ظاہر مین عیان ہے

ایک یہی ملاحظہ ہو کہ جو جو نصایح وہبی زبانی اور قلمی ناصح مصدر الوصف ہے

تحریراً و تقریراً افادہ فرمای وہ فقط گفتار نہین بلکہ تمامتر وہ سب کردار اور

خاص ہین پس ایسی گفتار اور کردار ایسی پایہ عالی اور جوہر نفس اوس کریم النفس کا

معلوم ہوتا ہی کسی کی مدح اور صفت بیان کرنی کی حاجت کیا ہی کہ عیان ہے

سے چہ حاجت بست بمشاطہ روی زیبا را + اسی زیادہ اور کون وصف ہو سکتا

کہ اوس مستغنی الوصف کو اپنی اوصاف واقعی بھی سننا پسند نہین کہ ایک

ستایش خود نیکو نماید جو کہ وہ مستغنی الاوصاف اپنے صفات واقعی کا بھی سننا

پسند نہین فرماتا اور اس کاتب الحروف کا بعد چاک کرنی اشعار تصنیف

کی مثل شعرائی زمانہ مدح ارباب زمانہ اور باد فروشی دستور نہین مگر حمد و سپاس اوس
خداوند حقیقی اور شان ربوبیت اور عالم پروری اوس پروردگار عالم کی بیان
کرنا بہر حال داخل عبادت ہے کہ واما بنعمۃ ربک فحدث پس کمال شان ربوبیت
اور عالم پروری اوس رب العالمین کی ملاحظہ ہو کہ ایسی انقلاب کبری اور
اور غدر عام مین جو کچھ کہ ویرانی اور تباہی اور کسر انکسار اور قلب ماہیت اس دیار
لکھنو کی ہوئی ظاہر و باہر ہے اس طرہ اس گرانی عام سے جو کمال محتاجی سے تمام بندگان
خدا کی نوبت پہنچی محتاج بیان نہین ایسے وقت مین جو اوس رب العالمین نے
ایسے چیز محض عالم پرور کو واسطے پرورش بندگان تباہ بقیۃ الغدر کی عالم ظاہر مین
حیلہ گردانا گویا اس دیار مردہ کو اوس حی لا یموت نے سر نو سے زندہ کر لیا اگر
نامی اور اہل کمال لکھنو کے جو بعد غدر کے زندہ رہ گئے اونکی پرورش علی قدر حال
ہر طرح نقد و جنس اور تقرر مشاہرہ لائقہ سے اس مقدار علاقہ پر کہ بمقابلہ ایسی ہمت بلند

کی قلیل تر بھی محض قدرت اور جلوہ شان ربوبیت اوس رب العالمین کا ہے
ع از دست و زبان کہ برآید + کز عہدہ شکرش بدرآید + اللّٰہم
ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک
لک فلک الحمد ولک الشکر دوسری صورت ظہور اوس شان
ذاتی و ربوبیت پروردگار حقیقی کی بالفعل عالم ظاہر میں اس صورت
سے ظاہر ہے کہ ایسی گرانی مطلق میں خوان کرم اوس
پرورش فرمانے مجازی کا اسقدر رسیع ہے کہ صلائے
عام ہے بیس بیس کوس اطراف و نواح بلرامپور میں کوئی شخص گرسنہ نہ
پائیگا ہزاروں غربا و مساکین کو علی العموم جنس خام و پختہ طعام ہزارہا من اوسکی
سرکار خاص سے ہر روزہ بلاناغہ تقسیم ہوتا ہے کہ ایسی گرانی میں کوئی بھوکا
تہیں سوتا پایا اس عطائے عام علانیہ میں بھی ایک نکتہ باریک دیکھنا سمجھنا

ترجمہ اے بارخدایا جو کچھ کہ پہنچی مجھکو نعمت سے یا کسی شخص کو تیری خلق سے پس درحقیقت تیری طرف سے ہے کہ تو واحد لا شریک ہے پس واسطے تیرے حمد و شکر ہے ۱۲

چاہتی کہ ایسا فیض عام کب چھپ سکتا ہی جو ریاسی خالی ہو اسمین پردہ رکہتا کہ

بظاہر پڑ گیان محل کر نام سی سب طعام پختہ و خام تمام خاص عام انام کو ہر روز

تقسیم ہوتا ہی کہ اپنا نام ظاہر نہو اور ریا نہ پائی جای مگر نیکی کب چھپ سکتی ہے

سمجھنی والی سمجھتے ہین کہ دریردہ کسی ہست کا اوستاد بہار ہست اسپر ایک شمہ

جلوہ شان رزاقی اوس رزاق عالم کا عالم ظاہر ہین ظاہر ہوا اور سب صفات حسنہ

اس ہمت اور سخاوت کی ضمن ہین مستغرق ہین کہ خیر الناس من ینفع الناس

بیان اسکا بیان سی مستغنی ہی یہ صفت جامع الصفات عالم اشہاد ت ہین

مشہور اور مشہور ہی باقی رہین صفات معنوی جو ہر شرافت نفس و اسرکلمات

نصایح مندرجہ کتاب نوشدار وسی ہویدا ہین کہ سب کردار اسی گفتار کے

موافق ہین قاظر ماذا اتر ہی نصیحت اول مندرجہ کتاب نوشدار و بلفظ و عبارتہ

رئیس کو چاہیی کہ ہر کام مین فرمانبری و رضای خدا کا جو یاری گو خلق ناخوش ہو

اور جو کام برائے خدا کرے اوسمین آدمیونکی سرزنش کا اندیشہ نکرے اور کوئی حق
حقوق واجبہ سے ترک نکرے کہ دولت واقبال کی زیادتی ہو فقط نصیحت دوسری
بلفظہ وعبارتہ بہترین عبادات الٰہی عالم تعلق مین سرانجام مہمات خلایق
بلا رعایت دوست اور بے عداوت دشمن خویشی و بیگانگی پر نظر نکرے کشادہ پیشانی
کار مخلوق انجام کو پہنچاوے اور تقصیر وخطائے مردم میزان عدالت مین تول کے
اور ہر ایک کا مرتبہ اپنی جگہ پر سمجھکر اوسکی پاداش کرے نصیحت تیسری وعدہ
وقول قسم سے پہرنا نہین چاہیے بندے سے عہد کرے یا خدا سے الیفائے وعدہ ضرور
کہ اعتبار باقی رہے الی آخرہ نصیحت چوتھی سلطان وقت کی اطاعت لازم وواجب
الی آخرہ نصیحت پانچوین با الفاظہ داناترین مردم وہ ہے جو ترس خدا بیشتر رکھے
اور جو بات کہے از روے راستی وعلم کہے اگر خاموش رہے اوسکی خاموشی از راہ دانش
وحلم ہو کہ حلم چہ علم کے ساتہ ہو موجب کرامت ہے اگر کسی کی خطا دیکھے پردہ پوشی کرے الی آخرہ

نصیحت چھٹی بلفظہ مشورہ دانا اور ناداں دوست و دشمن سب سے بہتر ہے کہ اگر دانا ہے او سکی فکر پیشہ مفید ہوگی اور ناداں سے مشورہ اسواسطے درست ہے کہ گاہ باشد کہ کودک ناداں الی آخرہ اور دوست سے مشورہ کا فایدہ ظاہر ہے اور دشمن سے مشورہ کرنیکا اسلیئے حکم ہے کہ جو کچھ وہ کہے اوسکے خلاف کرے الی آخرہ نصیحت ساتوین مخالفت دوستان صادق دشمنون کے گرامی رکہنے سے بہتر ہے شرح اسکی دراز ہے کہ کتاب نوشدارو مین مندرج ہے الی آخرہ نصیحت آٹھوین جسکی تربیت منظور رہو جبتک بار بار اوسکا نقد حال محک امتحان پر نہ کسیئے کوئی تربیت سے اوسکی طرف نظر نکرے الی آخرہ نصیحت نوین خوبصورتی صاحب صورت کو مضرت پہنچاتی ہے اور دیکھنے والے کو فایدہ الی آخرہ نصیحت دسوین جمیع کامون مین ذات باریتعالی پر تکیہ کرنا چاہئے کہ سب امور حسب دلخواہ ہون جو اپنے کام خدا کو تفویض کرتا ہے وہ صعوبات ہرگز نہین دیکھتا الی آخرہ

نصیحت گیارہوین جو چیز ضایع ہو جاے غمگین نہو اور یہ نہ کہی کہ ہماری گئی بلکہ یہ
کہنا چاہیے کہ جہان سے آئی تہی وہین پہر گئی الی آخرہ المختصر اب یہان سے کاتب الحروف
بخدمات ارباب معنی مین گزارش کرتاہی کہ اسی طرح رسالہ نوشدارو مین مولف
نی اقوال حکما اور حکایات قدما اور حکمت اور تنبیہات اور فواید وغیرہ کو اس لطف و
خوبی وخوش بیانی ومتانت وتہذیب سے بیان کیاہی کہ اسطرح موجز و مختصر جامع
ومانع کوئی کم لکہہ سکیگا من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ چند نصایح مقصد
بطور نمونہ اور شاہد قول اپنے کے لکہی مین تا تحریر اس کاتب کی مجہول اور
شاعرانہ نہو بس مضامین ان نصایح کے ملاحظہ ہون کہ سب موافق آیات و حدیث
کی ہین نصیحت اول رضاجوئی خالق مین ہی نصیحت ثانی عبادت الہی مین نصیحت
تیسری وفای عہد مین نصیحت چوتہی اطاعت سلاطین مین نصیحت پانچوین خوف خدا مین
نصیحت چہٹی مشورہ باہمدم نصیحت ساتوین حفظ مراتب دوستون مین نصیحت

آٹھوین آئین تربیت مین نصیحت نوین قبایح و مفاسد حسن صحبت کی کہ ظاہر و
باہر مین نصیحت دسوین تفویض تمام کامونکی خداکو نصیحت گیارہوین غم نکرنا
اوپر شی گم گشتہ کی علی ہذا پند و مواعظ وغیرہ ملاحظہ ہون سب نصایح مشرح المصدر
کی احکام اور تاکیدات اور فوائد کس تواتر سی کلام اللہ مین وارد ہین اونکی شرح
اور تفسیر اگر لکھی جاوی ایک کتاب اور رمز تب ہوتی ہی لہذا بحکم مالا یدرک کلہ
لا یترک کلہ بیان تفصیلی حوالہ بیان مولف نوشدارو کی ہے اور کاتب الحروف
کا بالفعل اس مقام مین کچھ جا او بیان واقعی بھی لکھنا محال او پر آورد اور تصنع
بلکہ خوشامد کی ہوگا لہذا کچھ تازہ تصنیف او تالیف نہین کرتا مگر وجہ نصیحت اول
بحکم تقدیم رضای الہی کے تمام کامون دینی اور دنیوی مین ہی اسمقام مین
کسی زمانہ اور کسی حالت مین تلقای فیضان عالم غیبی کچھ زبان خامہ سی نامہ
بی اختیار نکل گیا ہے اوسکی نقل بعینہ لکھی جاتی ہے تا معلوم ہو کہ تازہ تصنیف

خوشامدانه شاعرانه مثل ارباب زمانه نهین — فانظر کیف کان کذا

مثنوی بمضمون حالیه ههی در فواید جمیع امور دینی و دنیوی که در رضاجوئی الهی حاصل است فافهم وتدبر

بعد حمد و صلوٰة بی‌پایان + نکتهٔ طرفه گویمت ای جان + که بکار آیدت بهر دو جهان

نه بود هیچ پند بهتر از آن + مثنوی گر ورا نخست دل + دین و دنیا ترا شود حاصل

لیکه در پرده حکایت خوش + گویمت تا خوش آید و دلکش + که بوقت سحر ز بستر خواب

خاستم وقصد رالکعا وا ماب + یافتم بعد فرض و استغفا + فیض مستغفرین بالاسحا

در چنان حال من بجای خویش + سر فکرت فرو فگنده به پیش + بمصلا نشسته بودم من

دیده از غیر بسته بودم من + سر بزانو نهاده بود مرا + چشم عبرت کشاده بود مرا

که قریب طلوع مهر منیر + شخصی از عمده زادگان امیر + پیش من آمد و بهم بنشست

سخن از هر دری بهم پیوست + چونکه شد اختتام باب سخن + گفت آنکس چنین سخن با من
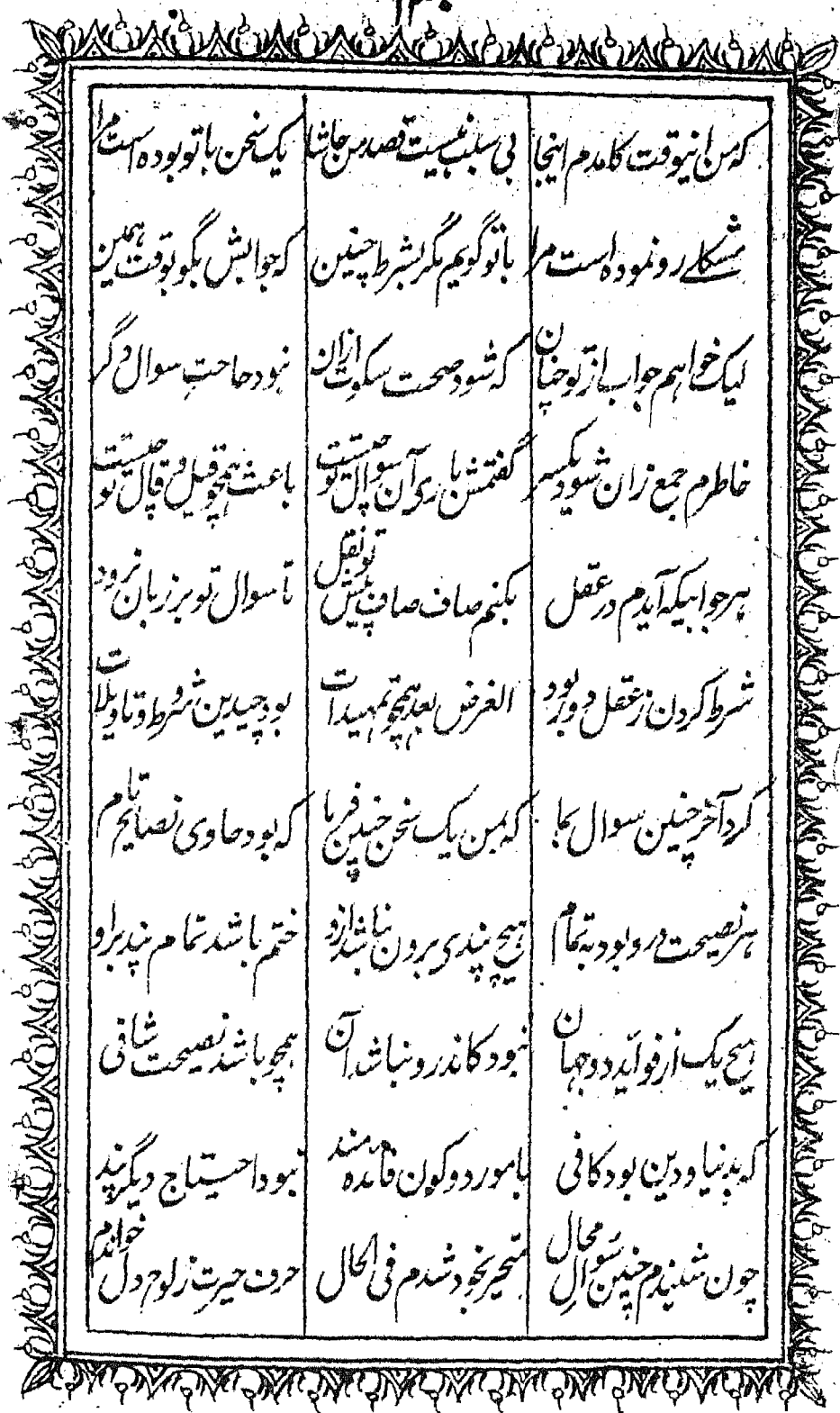
که من اینوقت کامدم اینجا | بی سبب نیست قصد من جانا | یک سخن با تو بوده است مرا

مشکلی رو نموده است مرا | با تو گویم مگر بشرط چنین | که جوابش بگو بوقت همین

لیک خواهم جواب از تو چنان | که شود صحت سکوت ازان | نبود حاجت سوال دگر

خاطرم جمع زان شود یکسر | گفتمش باز کن سوال تو چیست | باعث هیچ و قیل و قال تو چیست

هر جوابیکه آید در عقل | بکنم صاف صاف پیش تو نقل | تا سوال تو بر زبان نرود

شرط کردن ز عقل دور بود | الغرض بعد هیچ تمهیدات | بود چندین شرط و تاویلات

کرد آخر چنین سوال بما | که بمن یک سخن چنین فرما | که بود حاوی نصایح تام

هر نصیحت درو بود بتمام | هیچ پندی برون نباشد ازو | ختم باشد تمام پند برو

هیچ یک از فواید دو جهان | نبود کاندرو نباشد آن | همچو باشد نصیحت شافی

که بدنیا و دین بود کافی | با مور دو کون فایده مند | نبود احتیاج دیگر پند

چون شنیدم چنین سوال محال | متحیر بخود شدم فی الحال | حرف حیرت ز لوح دل خواندم

متفکر نحو و فسر ماندم
لیک چون بود وقت ختم فن جام
وقت فیضان فیض علم تمام

پس بهم آندم بحالتی بودم
زین سخن در ملالتی بودم
بود ما را عجب حالت ذوق

که تصور بران نباشد فوق
شمه از حال خویشتن بالا
بین که تحریر کرده ام بالا

مبدأ فیض بود در فیضان
بود تفسیر علم القرآن
غیر حق جمله سلب بود مرا

بود حاصل حضور قلب مرا
در چنین حال با خشوع و خضوع
ساختم در جناب قدس رجوع

چون شدم زان جناب فیض ما
مترصد برای استجواب
شد جوابش بخاطرم القا

از جناب کریم بی همتا
ساختم در زمان خطاب باو
گفتم آخر چنین جواب باو

کز عنایات ایزد دو جهان
سخنی هیچ گو نیست ایجان
که عمل گر بران کنی غافل

دین و دنیا ترا شود حاصل
سخنی کس و کون تفسیر است
هم شافع برون تحریر است

نیست امری کزو برون باشد
هر چه گویم از ان فزون باشد
یعنی در کارهای هر دو سرا

دار ملحوظ جانب حق را
کار و بار که میکنی بجهان
باش در وی رضای حق جویان

بخلاف رضای حق زنهار + هیچ کاری مکن تو ای هشیار + چون رضای خدا بحکم رسول
شد مقدم ترا بجمله امور + امر معروف و نهی با منکر + لاجرم بر تو گشت واجب تر
گر عمل ساختی برین امور + در دو عالم بحق تو نیکو است + سیئات از تو جمله زایل شد
حسنات دو کون حاصل شد + خلق هم در دنیا شود راضی + هم بعقبی خدا شود راضی
خالق و خلق شد خوش از تو اگر + دین و دنیات هر دو شد بهتر + هر نصیحت که فیض عام بود
در همین یک سخن تمام بود + همه خوبی دین و هم دنیا + ختم کردم بیک سخن اینجا
باش هردم رضای حق یابنده + که همه بس بود ترا ایجان + این نصیحت ترا بود کافی
بهر دنیا و دین بود وافی + همه پند و نصیحت دو جهان + در همین یک سخن بود پنهان
در دفاتر هر آنچه تحریر است + بهر این حرف جمله تفسیر است + هرچه پیداست در زبان کنون
نیست هرگز ازین سخن بیرون + الغرض آنچه از فواید عام + شکری بهمین بود بتمام
نتوانم اگر کنم تفصیل + نیست انتها بهر این تطویل + آخرش آنکه کرده بود سوال

گذشت بسا کتب از این سخن وی انفعال شد معاً صحبت سکوت او را خاطرش جمع شد بحکم خدا
با ازاقتضان رخصت شد همراه این سخن نصیحت شد دیباچه بود این در تسهیلا
زان تعلیم بسلک نظم این را تا که هر شخص بهره مند شود بهر طبع سلیم پند شود
این بلاغت است گرچه بانه کسی هیچ پندش بود نصیحت بسی جان سخن یہی کہ یہ ایک مضمون
وہی کسی حالت میں خاطر اس شکستہ خاطر پر من اللہ وارد ہوا تھا
جیسا کہ اس طول بسط سے شرح و بیان و اختصار سے اور کتب اخلاق
اس قسم کے مضامین معلوم ہو سکتے ہیں اور نوشدارو میں اول نصیحت ناصح
وہی کی یہی ہے فافہم پس اسی طرح سے سب نصایح وہی ملاحظہ ہوں کہ بعینہ
ترجمہ آیات اور احادیث کا ہے اسصورت میں شکر و سپاس ایسی نمونہ رحمت الٰہی
کا در حقیقت شکر اوس منعم حقیقی کا ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ لقول
سعدی علیہ الرحمن ؎ تربیت پاس خاطر بیچارگان و شکر بر ما و بر خدای جہان آفرین
جزاء کلام اللہ میں نص قطعی وارد ہے کہ جو کوئی اپنی خوشی سے ایک خیر کرتا ہے

اللہ او سکا شکر گذار ہوتا ہے کما قال عز وجل و من تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم

فکیف کہ اوسقدر خیرات اور اتفاق اطعام عام ظاہری جسمانی اور تعلیم و تفہیم و تقسیم

حسنات ابدی روحانی علی العموم عند اللہ کیا مرتبہ رکھتا ہوگا جو فرماتا ہے

اللہ جل شانہ ولکل وجہۃ ہو مولیہا فاستبقوا الخیرات این ما تکونوا یات بکم اللہ

جمیعا ان اللہ علی کل شی قدیر اب اس نکتہ کو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

کہ واسطے ہر فریق کی ایک قبلہ ہے کہ منہ کرتا اوسطرف پس تم سبقت کرو خیرات

کی جسطرف تم ہو گی کھینچ لاویگا اللہ تعالی تمامتر طرف اپنی ہر آئینہ بالتحقیق

اللہ اوپر تمام شی کے قادر ہے الی آخرہ اسی مغز سخن سے پایا گیا کہ خیرات حسنات اور

اور راحت رسانی بندگان خدا سب عبادات پر اسقدر غالب تر ہے کہ انسان

کسی طریق اور کسی عالم میں ہو ہر نمط اللہ تعالی اپنی طرف اوسکو کھینچ لیتا ہے جا کہ

عقائد اور طریق مقام توحید اور بیدانت مین مطابق سالکان طریقت اور تمثیل

احکام شریعت مین مضامین سب نصایح مذکور الصدر شاہد عادل ہین اور احکام شاستر اکثر مطابق اور قریب قریب احکام شریعت ہین جسکی شرح بہت دراز ہے اندکی بقدر امکان یہ تحقیقات اور تنقیحات واقعی کتاب ہدایت الہنود و تقویۃ الاسلام مین شرح کی گئی ہی من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ وہو لدیہ یسیر ایک اندک تقریظ فقط اوس ایک نصیحت اول کتاب نو شدارو کی بیان واقعی ہی وہ بھی ناتمام کہ درحقیقت حمد و سپاس مسبب حقیقی صانع کل کی ہی ہر کس طرح تمام بیان ہوسکی بقول سعدی علیہ الرحمۃ

مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر	ماہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

تاریخ نظر ثانی کتاب ہذا مشعر سال فصلی و ہجری و سمبت و عیسوی تصنیف میر نصاحب نامی مولف

دوبارہ دیکھنے سے بڑھ گیا یہ زبدہ خوبی	ہوا سنجیدہ و زیبا بالطف خاص رحمانی
۱۲۷۶ ف	۱۲۸۵ ھ
کہی اے عینیہ جو کیا طرفہ تاریخ اسکی نامی نے	مسیحا طبع ہی یہ دارو بی امراض روحانی
۱۹۲۵ س	۱۸۶۸ ع

صحتنامہ اغلاط صحیفہ جنگ بہادری کہ در وقت طبع شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۴	زنہانات	العانات	۶۷	۳	مین	ہمین
۱۵	۱۰	مین	ہمین	۷۸	۹	نگہبان اور	نگہبانی اور
۱۶	۷	آئین	ائین	۷۹	۱	نکتسو	نکتہ
۲۰	۲	را	راہ	″	۳	غمازی غصہ	غمازی کی غصہ
″	۱۱	کی سینے	کے لئے	۸۱	۴	مانگتی ہم	مانگتی مین ہم
۲۲	۱	ترخم	وقت ترحم	۸۵	۸	دور کہتا ہی	دوست کہتا ہی
۲۳	۸	تو	توم	۸۸	۱۰	ہمنشینو	ہمنشینان
۲۶	۲	اکثر خبر	اکثر خبیر	۹۱	۷	خذاب	عذاب
۲۷	۸	عبادب	عبادت	۹۳	۳	معانت	معادت
۲۹	۹	بیتر باغبان	بیرد باغبان	۹۷	۹	ور	اور
۳۱	۱	گنج	ز گنج	۹۸	۶	بہتر	بہترین
۴۱	۱۰	نگرم	مکرم	۱۰۶	۱۱	دلونمین	دلون مین
″	″	وفادائی	وفاداری	۱۰۷	۵	آذرکیون	آذرکیوان
۵۴	۱	آدمیونکہ	آدمیونکو	۱۰۹	۶	چپ	چپ رہا
۶۰	۱۰	ور	اور	″	″	نقط	قطعہ
۶۲	۱۰	برو	ابرو	″	″	اگرچہ	گرچہ
۷۱	۸	چا	چار	۱۱۰	۲	تجھی	تجھی سے
″	″	عالون	عالمون	۱۱۶	۵	لابہم	لاجرم